لیلانی
از لائبہ مہر

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

لیلانی
باب #۱
تین سوال

ایک جھوٹ چھپانے سو جرم کر بیٹھے
اپنوں کو بچانے میں اپنے ہی کھو بیٹھے
گناہ چھپانے کو نیکی کی چادر اوڑھ بیٹھے
کڑواہٹ گھولنے کو شہد بن بیٹھے
میٹھے بول کڑوے لفظ ہم منافق بن بیٹھے
ظاہری فرشتے اندرونی ابلیس بن بیٹھے
اعتبار پر بھی اعتبار نہیں کرتے
شک پر بھی یقین کرنے سے قاصر ہو بیٹھے

www.novelsclubb.com

زمانہ حاضر کے لوگ ایسے مخلص اداکار نکلے

>لائبہ

سورج زور و شور سے چمک رہا تھا۔جون کی گرمی نے لاہور کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا۔ایسے میں جائزہ لیتے ہیں ڈی ایچ اے فیز تھری میں واقع ایک وسیع اور عالی شان بنگلے کا۔

وہ اپنے کمرے میں بیڈ پر بیٹھی لیپ ٹاپ پر کام کرتی دکھائی دے رہی تھی۔سائیڈ ٹیبل پر فون کا سپیکر موڈ آن تھا۔ ورونِکا اسے فون پر مرڈر کیس کے متعلق تفصیلات سے آگاہ کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میری بات سنو ورونِکا یہ کیس اتنا آسان نہیں جتنا لگ رہا ہے۔کوئی ہم پے نظر رکھے ہوئے ہے تبھی تو ہم ابھی سوراغ کے قریب پہنچتے بھی نہیں اور سوراغ ہی غائب ہو جاتا ہے"۔وہ پریشانی اور غصے کے ملے جُلے تاثر میں بولی۔

''جی مادام مجرم اپنے جرم کو چھپانے کی پوری کوشش کر رہا ہے، پر چور چاہے کتنا ہی چالاک کیوں نہ ہو کوئی نہ کوئی غلطی کر ہی دیتا ہے۔ ہمیں بس اس کی غلطی پکڑنی ہے''۔وِرونِکا نے اپنے آپ کو تسلی دی تھی۔

''اور کسی بھی کام کو اچھے سے انجام دینے کے لیے پر سکون رہنا سب سے ضروری ہے۔ لیکن وِرونِکا اس کیس کو تم سب پینک موڈ میں سولو کر رہے ہو، تم لوگ بریک لو، ہم کام ریلیکس ہو کر کریں گے۔ کیونکہ چور کی غلطی باریک ترین ہو گی اور ہمیں بہترین نظر سے پکڑنی پڑے گے۔''

''لیکن مادام اس کیس نے مجھے سکھ کا سانس نہیں لینے دینا۔ میں کیا کروں میں چاہ کر بھی کالم ڈاؤن نہیں کر پا رہی خود کو''۔وِرونِکا رو دینے کو تھی۔

''گرل یو کانٹ بی لائک دِس۔ یہ تمہارا انداز نہیں ہے۔ تم ریلیکس کرو اور مجھ سے آفس میں ملو۔ ہم ایک بار پھر ساری تفصیلات کا جائزہ لیں گے''۔

www.novelsclubb.com

''جی ٹھیک ہے مادام جیسا آپ کہیں۔ ہم آپ کے آنے تک بریک لیتے ہیں۔''

''گڈ ناؤ دیٹس مائی گرل''۔مرحا نے کہا اور کال بند کر دی۔

اس نے لیپ پر ورونِکا کی بھیجی ہوئی میل پڑھی اور اکتا جانے والی انداز میں لیپ ٹاپ کو اپنی گود سے ہٹا دیا۔ وہ بیڈ چھوڑ کر اپنے کمرے کی کھڑکی کی طرف بڑھی۔ اُس نے کھڑکی پر سے گولڈن رنگ کے سِلک اور جالی کے پردے ہٹائے اور کھڑکی کھول دی۔

تازی ہوا سے اس کے چہرے پر بکھرے بال پیچھے کی طرف جھولنے لگے۔ باہر موسم خوشگوار تھا۔ گرمی کا زور بارش کے موسم سے ٹوٹ چکا تھا۔ اس کی کھڑکی سے بنگلے کا گارڈن نظر آتا تھا۔ بنگلے کے گارڈن کو مختلف پھولوں سے سجایا گیا تھا۔ باغ میں ایک طرف چمبیلی، گلاب میری گولڈ اور لیونڈر کے پھول لگائے گئے تھے اور دوسری طرف گارڈن سٹنگ ایریا تھا۔ سِٹنگ ایریا میں ایک اوپن لابی بنائی گئی تھی۔

لابی کی دیواروں کو فیئری لائٹس اور آرٹیفیشل پتیوں سے سجایا گیا تھا۔ لابی کے درمیان میں بلیک اور گرے رنگ کے صوفے نفاست سے رکھے گئے تھے۔ صوفوں کے درمیان میں لکڑی اور شیشے سے بنی میز پڑی تھی۔ لابی کے کنارے پر گرے رنگ سے سپرے شدا لکڑی کا جھولا پڑا ہوا تھا جس میں کالے گدے رکھے گئے تھے۔ لابی کی چھت سے لڑیاں لٹک رہی تھیں جن پر بلیک کرسٹل قطار در قطار لگے ہوئے تھے۔ وہ گہری سوچ میں ڈوبی گلاب کے پھولوں کو تکے جا رہی تھی۔ وہ خیالوں میں اتنی گم تھی کہ اسے دروازہ کھٹکھٹائے جانے کی آواز ہی نہ آئی۔

www.novelsclubb.com

دروازہ ایک دم سے کھلتا ہے۔، وہ آواز سے چونک کر مڑتی ہے۔

"مرِحا میری بچی تم ٹھیک ہونا میں کب سے دروازہ کھٹکھٹا رہی ہوں تم کچھ بول کیوں نہیں رہی تھی"۔بی جان نے پریشانی سے پوچھا۔

"اوہ سوری بی جان مجھے پتا ہی نہیں چلا۔ خیریت ہے نا آپ کیوں بُلا رہی ہیں؟"۔

بی جان نے اسے دیکھا اور پھر سرسری سی نظر کمرے میں دوڑائی۔

کمرہ صاف دکھائی دیتا تھا سوائے مرِحا کے ورکنگ کارنر کے۔اس کے کمرے کا ایک کونا خصوصی طور پر کام کے لئے سیٹ کیا گیا تھا۔ورکنگ کارنر میں ایک وسیع الماری تھی جس میں کتابوں کے ڈھیر پڑے تھے۔کتابیں مختلف عنوانوں لیکن ایک ہی موضوع پر مشتمل تھیں۔کتابوں کا جیزے کرائم مسٹری اور ہارر کہانیوں پر مشتمل تھا۔انہیں ایک مخصوص انداز سے ترتیب میں رکھا گیا تھا۔الماری کے ساتھ ٹیبل ڈیسک اور کرسی پڑی تھی۔ڈیسک پر فائلیں بکھری پری تھیں جن پر رنگ برنگے ہائی لائٹرز سے اہم نکات رنگے گئے تھے۔ورکنگ کارنر کے بلکل برعکس بیڈ تھا جس پر بچھی گلابی اور گولڈن رنگ کی سلک کی بیڈ شیٹ بری طرح جنجھری ہوئی تھی۔سائیڈ ٹیبل پر خالی مگ دکھائی دے رہا تھا جس میں کچھ دیر پہلے کافی پی گئی تھی۔بیڈ پر رجسٹر، قلم اور لیپ ٹاپ پرا تھا۔

بی جان نے ماتھے پر تیوری چڑھائی اور دوبارہ مرِحا سے مخاطب ہوئیں۔

www.novelsclubb.com

مرِحا گوری رنگت کی حامل پچیس سالہ نوجوان لڑکی تھی۔اس نے اپنے بھورے رنگ کے بال لوز بن میں باندھ رکھے تھے۔اس کی پلکیں گہری، لمبی، کالے رنگ کیں اور آنکھیں ہلکی سبز اور بادامی رنگ کی تھیں۔بالوں کی کچھ لٹیں اس کی پیشانی کو چھوتی ہوئی ٹھوری سے نیچے تک آرہی تھیں۔اس نے ہلکے نارنجی رنگ کا کرتا اور ساتھ سفید پاجامہ پہن رکھا تھا۔

”تم پھر سے راتوں کو جاگنے لگی ہو؟ مانا کہ کام ضروری ہے پر بیٹا کام کو بھی ایک حد تک رکھتے ہیں۔اپنی صحت دیکھو کتنی کمزور ہو گئی ہو۔بیرا غرق ہو ان ظالموں کا میری بیٹی کو سکون سے رہنے نہیں دیتے۔باقی سب چھوڑو تم نے کھانا کیوں نہیں کھایا؟ کھانا نہیں کھاؤ گی تو کام کرنے کی طاقت کہاں سے لاؤ گی؟ چلو شاباش پہلے کھانا کھاؤ آکر“۔وہ پریشانی سے ڈانٹنے والے انداز میں بولیں۔

”کالم ڈاؤن بی جان کالم ڈاؤن“۔وہ فوراً سے بولی۔

”میں فریش ہو کر آ ہی رہی تھی اب آپ ناراض تو نہ ہوں۔ایسے میرے کولیگز کو برا بھلا تو نہ کہیں یار۔“۔

”ہاں پتا ہے مجھے جو تم آرہی تھی فوراً سے پہلے آجاؤ اب کھانے کو انتظار نہیں کرواتے“۔

بی جان یہ کہہ کر باہر کھانے کی میز پر اس کا انتظار کرنے لگیں۔

www.novelsclubb.com

وہ پانچ منٹ میں آفس کے لیے تیار ہو کر کھانے کی میز پر پہنچ گئی۔

بنگلے میں ہر کام کے لیے ایک مخصوص جگہ مقرر تھی اسی طرح کھانا کھانے کے لیے ڈائننگ ہال سیٹ کیا گیا تھا۔ڈائننگ ہال کا فرش آف وائیٹ رنگ کے ٹائلز سے سجا تھا جس پر ہلکے گولڈن رنگ کے ڈیزائن بنے ہوئے تھے۔ہال کی دیواروں پر گہرے گرے رنگ کے وال پیپر لگے ہوئے تھے۔ہال میں لمبی ڈبے کی نقوش والے لوہے کی جالی دار کھڑکیاں تھیں جن پر ڈل بلیک ویلویٹ اور گہرے کالے جالی دار پردے بچھے ہوئے تھے۔پردوں کو درمیان سے علیحدہ کر کے کھڑکی کے دونوں اطراف ویلویٹ کے کالے رِبن سے باندھا گیا تھا۔ایسے میں دونوں اطراف "k" شیپ جیسے لگتے تھے۔کھڑکی سے باہر گارڈن کا پھولوں والا حصہ دکھائی دیتا تھا۔ہال کے درمیان میں چکور شکل کا لمبا میز پڑا تھا جس کے گرد گرے رنگ کی کرسیاں پری ہوئی تھیں جن کی لکڑی سیاہ تھی۔میز کے درمیانی حصے کے اوپر ایک گولڈن ڈائمنڈ کی لریوں والا فانوس لٹک رہا تھا جو ہال کی خوبصورتی کو چار چاند لگا رہا تھا۔

میز پر فریش جوس، گوشت کا سالن، یخنی پلاؤ اور روٹیاں جنہیں لکڑی کے جالی دار ہاٹ پاٹ میں، اور مختلف پھل جنہیں ٹوکریوں میں قطار در قطار رکھا گیا تھا۔ کھانے کی میز روز

www.novelsclubb.com

اسی طرح سجائی جاتی تھی۔اپنی ضرورت کے مطابق کھانا کھا کر باقی گھر کے ملازمین میں تقسیم کر دیا جاتا تھا۔

"بی جان آپ روز اتنا اہتمام کر دیتی ہیں۔ہالاں کہ آپ کو پتہ ہے میں نے اس ٹائم جوس اور فروٹس کھانے ہوتے ہیں"۔

"اپنی صحت دیکھ کر بات کرو مرحا آج صبح سے کھانا کھائے بغیر یہاں سے ہلنے کی سوچنا بھی مت"۔

"یار بی جان آپ میری ڈائٹنگ روٹین خراب کر کے دم لیں گی۔میں موٹی ہو جاؤں گی آپ کی طرح اگر میں نے احتیاط نہ کی تو"۔وہ بی جان سے مزاق کرنے لگی۔

بی جان اس کی بات سن کے اسے صحت سے متعلق لیکچر دینے لگیں۔اس دوران اُس نے روٹین کے مطابق فروٹس کھائے اور فریش جوس پی کر فارغ ہو گئی۔

بی جان کو لیکچر کے درمیان ٹوک کے (اچھا پیاری بی جان اب میں آفس جا رہی ہوں) کہہ کر اس نے اپنا بیگ اٹھایا اور باہر کی طرف بڑھ گئی۔بی جان ابھی بھی اسے کھانا صبح سے نہ کھانے کے نقصان بتا رہی تھیں۔جن پر اس نے محض ناک سے مکھی اڑائی تھی۔

بی جان کی آواز کم ہوتی گئی اور پھر آنا بند ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

ہال سے باہر بھی ٹائلوں کا فرش تھا جسے عبور کرتے ہوئے وہ باہر گیراج کی طرف بڑھ دی۔ گارڈن ایریا کی بائیں جانب گاڑیاں پارک کرنے کے لیے ایک وسیع حصہ مقرر تھا۔ وہ چابی ہاتھ میں لیے کالی ٹویوٹا کورولا کی طرف بڑھ دی۔ اسے گاڑی میں بیٹھتے دیکھ گارڈز نے اس کے لیے گیٹ کھول دیا۔ وہ اب گھر سے باہر سڑک پر تھی۔

اُس نے جانے سے پہلے بی جان کو میسج کر دیا کہ وہ لیٹ واپس آئے گی۔ اس کے لیٹ آنے سے مراد کئی دن کئی ہفتے یا کئی مہینے بھی ہو سکتے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اس کے بازو چھت سے لٹکتی ہوئی رسیوں سے بندھے ہوئے تھے اور پاؤں فرش سے تھوڑے اوپر تک اٹھے ہوئے تھے۔ کمرے میں اندھیرا ہی تھا سوائے ایک سفید بلب کی روشنی کے۔

کمرے میں سی سی ٹی وی کیمرہ اور وائس لسٹننگ سپیکر موجود تھے۔

www.novelsclubb.com

قیدی کے دائیں اور بائیں جانب ایک ایک افسر کھڑا تھا۔ انہوں نے منہ پر رومال لپیٹ رکھے تھے۔ ایک افسر نے ہاتھ میں بیلٹ لپیٹ رکھی تھی یوں کہ آدھی نیچے کی جانب لٹک رہی تھی اور آدھی سے کم ہاتھ کے گرد باندھ رکھی تھی۔ دوسرے افسر کے ہاتھ میں گرم ابلتے پانی کا جگ تھا۔

یہ ٹارچر سیل تھا۔

افسر نے بیلٹ سے قیدی کی کمر پر ایک زوردار ضرب دی۔ کمرہ اس کی کراہ سے گونج اٹھا۔ کمر پر بار بار ضرب لگنے کی وجہ سے کمر شدید زخمی لگ رہی تھی۔ وہ بے حواس ہو چکا تھا۔ آنکھیں درد کی شدت سے آدھی کھلی تھیں اور بار بار بند ہو رہی تھیں۔ وہ اپنے سامنے کرسی پر بیٹھے، ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے، منہ میں لالی پوپ کینڈی کھاتے ہوئے شخص کو دیکھ رہا تھا۔ وہ جیسے اس منظر سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔

ایک اور ضرب، پھر ایک اور... یہ پچھلے دس منٹوں سے چل رہا تھا۔

کرسی پر بیٹھے افسر نے ہاتھ سے رکنے کا اشارہ کیا اور اٹھ کر گرم پانی کا جگ ہاتھ میں لے لیا۔

"کیا تم چاہتے ہو میں تمہاری خدمت کروں؟"۔ اس نے لالی پاپ منہ سے نکالتے ہوئے کہا۔

قیدی نہ میں سر ہلانے لگا.. ایک بار دو بار.. اس کی سانسیں پھولی ہوئی تھیں...

"کیا مطلب نہیں... تمہیں اتنے زخم آئے ہیں.. مجھے ترس آرہا ہے تم پر....

اس نے کہتے ہوئے گرم پانی کا جگ ترچھا کیا اور قیدی کی کمر پر بنے زخموں پر انڈیلنا شروع کر دیا....

کراہنے کی آوازیں پھر سے کمرے میں گونجنے لگیں....

آوازوں کے درمیان...اس نے دوسرے ہاتھ سے لالی پاپ منہ میں ڈالا اور پھر نکالا.....

"کیا تم چاہتے ہو میں رک جاؤں؟"۔اس نے پانی انڈیلنا بند کیا اور وقفے سے بولا۔

قیدی نے ہاں میں سر ہلایا ایک بار دو بار اور کئی بار.......

"تو پھر زبان کھولو اور بتاؤ کہ تم نے احسن عابد کو کس کے کہنے پر قتل کیا تھا؟"۔اس نے جگ واپس افسر کو پکڑایا اور کرسی پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھ گیا۔

میں نے کسی کے کہنے پر قتل نہیں کیا..........

"اگر ایک بار اور یہ بکواس کی تو میں تمہیں موت کی بھیک مانگنے پر مجبور کردوں گا۔میں نرمی سے پیش آرہا ہوں۔میری نرمی کا ناجائز فائدہ مت اٹھاؤ"۔اس نے دھیمی مگر بارعب آواز میں کہا۔

قیدی کانپنے لگا۔وہ پچھلے دس منٹوں میں لائٹ ٹارچر، گڈ کاپ اور اب فزیکل ٹارچر بھی سہہ چکا تھا۔صرف دس منٹ لگے تھے اس کے جسم کی ناریں واضح کرنے میں۔صرف دس منٹوں میں اس کی کمر کی ہڈیاں ٹوٹ جانے ہو چکی تھیں۔صرف دس منٹوں میں اس نے ایک ساتھ اتنے مختلف ٹارچر سہے تھے۔وہ رو دینے کو تھا اور بول پڑا۔

مجھے.......وہ ٹھہر گیا۔

"تیس سیکنڈ ہیں تمہارے پاس سب کچھ صاف صاف بتادو۔اپنے جرم کا اعتراف کرو ،اصلی قاتل کا بتاؤ اور اپنے جرم کی پر سکون سزا بھگتو۔شاباش شروع ہو جاؤ وقت کم ہے میرے پاس"۔اس نے دوبارہ منہ میں لالی پاپ ڈال لیا اور ہاتھ میں پہنی گھڑی پر سے وقت دیکھنے لگا۔

قیدی سہم گیا۔اسے اس کی جان کے لالے پڑ گئے کیونکہ دائم کا ٹارچر اس کے لیے قبر کے عذاب جیسا ثابت ہوا تھا۔اس نے تھوک نگلا،ہوش سنبھالے اور تیزی سے بولنے لگا۔

"مجھے احسن عابد کا قتل کرنے کے لیے دس لاکھ روپے دیے گئے تھے۔یہ قتل اس کے دوست نے حسد میں آکر کروایا تھا۔مجھے یہ پیسے اس کے دوست رافع سپرا نے دیے تھے......

قیدی بتا رہا تھا اور دائم کا چہرہ گہری مسکراہٹ میں ڈھلتا گیا۔وہ لالی پاپ چبا چکا تھا اور اس کی خالی ڈنڈی زمین پر پڑی نظر آرہی تھی۔

کچھ دیر تک قیدی کے اعتراف جرم کی داستان سننے کے بعد دائم تفخرانہ مسکراہٹ کے ساتھ کمرے سے باہر نکل آیا۔

www.novelsclubb.com

کمرے کے باہر ایسے کئی کمرے قطار در قطار دائیں اور بائیں جانب موجود تھے۔ جیل کے قیدیوں کو یہاں اعتراف جرم یا اصل مجرم تک رسائی کے لیے سچ اگلوانے کے لیے لایا جاتا تھا۔

آج بھی کئی قیدی جن کو دائیں اور بائیں جانب سے پولیس افسران نے پکڑا ہوا تھا اور جن کی آنکھوں پر سفید پٹی بندھی ہوئی تھی؛ انہیں ایسے ہی کمروں میں سچ بلوانے کے لیے لایا جارہا تھا۔

دائم تھوڑا آگے تک گیا اور ایک کالے دروازے کو کھول کر اندر داخل ہو گیا۔

یہاں کچھ لوگ کانوں میں ہیڈ فون لگائے افسران اور قیدیوں کی گفتگو سن رہے تھے۔ ان کے پیچھے کندھے کے قریب لوگ سی سی ٹی وی ایمیج پر نظر ٹکائے کھڑے تھے۔ وہ سب کے پاس سے گزرتا آخری ڈیسک پر پہنچ گیا جہاں اسی کا انتظار کیا جارہا تھا۔

"میں نے آپ کا کام آسان کر دیا کمیشنر علی"۔ وہ مدھم مسکراہٹ چہرے پر سجائے کہہ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"مدد کے لیے بہت شکریہ انسپیکٹر دائم۔ صرف آپ ہی ایسا یادگار ٹارچر دے سکتے ہیں"۔ کمشنر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

دائم کچھ کہنے لگا کہ اسے فون آنے لگا۔فون کی سکرین پر agent calling کی سطر چمک رہی تھی۔

اس نے کال میوٹ کر دی اور واپس کمیشنر سے مخاطب ہوا۔

"آل ویز ویلکم"۔اس نے کمیشنر کو آنکھ ماری اور مسکراتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔

"انسپیکٹر دائم کتنا کمال کا ذہنی دباؤ ڈالتے ہیں کہ مجرم کہ پاس اعتراف جرم کے علاوہ کوئی چارہ ہی نہیں رہتا"۔ایک افسر نے کمیشنر سے کہا۔

انہوں نے مسکراتے ہوئے سر خم میں ہلا دیا۔

وہ جانتے تھے دائم ایسا ہی تھا۔اتنا قابل کہ چند منٹوں میں لوگوں کو گھٹنوں کے بل لے آتا پھر چاہے وہ کوئی بھی کیوں نہ ہو۔

دائم کمرے سے نکل کر لمبے لمبے ڈھگ بھرتا باہر کی جانب بڑھ دیا۔اسے بلایا جا رہا تھا اور اسے جانا تھا ایجنسی میں رپورٹ کرنے۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆

گاڑی سڑک پر دوراتے ہوئے وہ ایک بلند عمارت کے سامنے جا رکی۔عمارت کے داخلی گیٹ پر گارڈز نے اس کی شناخت کا جائزہ لیا اور اُسے اندر جانے دیا۔عمارت پر Crime Agency کی سنہری سطر چمک رہی تھی۔گاڑی پارکنگ ایریا میں پارک کر کے وہ

آفس کی جانب بڑھی۔داخلی دروازے پر راؤنڈ مر رگیٹ تھا جسے عبور کرتے وقت وہ گھوما کرتا تھا۔ری سیپشن پر اپنے آنے کا ریکورڈ درج کرواکے وہ لفٹ کے ذریعے تیسری منزل کی جانب بڑھ دی۔پہلی منزل پر لفٹ رکتی ہے۔ایک اٹارنی

(بلکہ ہے یافتہ تعلیم اور یافتہ تربیت صرف نہ میں قانون جو شخص ایسا کوئی ہے کرتا بھی عمل پر اس میں عدالت)لفٹ میں آکر اس کے ساتھ کھڑا ہو جاتا ہے۔پہلی منزل Law Department کہلاتی تھی۔یہاں وکیل اور اٹارنی کام کرتے تھے۔

"ہیلو مس مرِحا۔گڈ آفٹر نون"۔

"گڈ آفٹر نون مسٹر ولی"۔

لفٹ تیزی سے اگلے فلور کی طرف بڑھ رہی تھی۔لفٹ دوسری منزل پر رکتی ہے۔کچھ لوگ گرے رنگ کی فائل ہاتھ میں اٹھائے لفٹ میں داخل ہوتے ہیں۔دوسری منزل Cyber Forensic Department کہلاتی تھی۔یہ ڈیپارٹمنٹ ریسرچرز کے لیے تھا۔یہاں کمپیوٹر کے ذریعے ڈی این اے اور فنگر پرنٹس جیسے ثبوتوں کی تحقیق کی جاتی تھی۔اس کے علاوہ اس ڈیپارٹمنٹ کے لوگ انٹر نیٹ سکیمرز(وہ لوگ جو انٹرنیٹ پر دھوکے کے ذریعے پیسے لوٹتے ہیں)کو گرفتار کرنے میں مدد کرتے تھے۔

www.novelsclubb.com

لفٹ تیسری منزل کی جانب بڑھتی ہے۔یہ Detective Investigation Department کہلاتا تھا۔اس ڈیپارٹمنٹ کے لوگ کرائم پلیس پر جا کر کیس کے متعلق ثبوت اکٹھے کرتے تھے یا پولیس کے فراہم کیے گئے ثبوتوں کی جانچ پڑتال کر کے مجرم کے متعلق اپنی رائے دیتے تھے۔

مرِحا تیسری منزل پر لفٹ سے باہر نکل آتی ہے۔

وہ تیزی سے ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ آفس کی جانب بڑھ رہی تھی۔یہ ایک نہایت ہی ڈیسنٹ دِکھنے والا ڈیپارٹمنٹ تھا۔یہ ایک وسیع حصے پر مشتمل تھا۔ڈیپارٹمنٹ میں ساونڈ پروف گلاس پارٹیشن کے ذریعے چکور شکل کے چھوٹے چھوٹے آفس بنائے گئے تھے۔ہر آفس میں چھ افراد کی ٹیم کام کرتی دیکھائی دے رہی تھی۔ہر آفس کے باہر آرٹیفشل پودوں کے گلدان رکھے گئے تھے جو آفس کو مزید ڈیسنٹ دیکھا رہے تھے۔دونوں اطراف آفس کی قطار تھی جس کے درمیان سے کھلی راہداری تھی۔راہداری عبور کر کے مرِحا زینوں کے سامنے جا رکی اور پھر تیزی سے زینے چڑھتے وہ main آفس کے باہر پہنچ گئی۔

آفس کا دروازہ کسی سینسر کی طرح کام کرتا تھا۔جب بھی کوئی شخص باہر آتا تو دروازہ آٹو میٹیکلی (خود بخود) کھل جاتا۔دروازہ کھلتے ہی مرِحا کی نظر وِرونکا پر پڑی۔

www.novelsclubb.com

وِرونِکا صاف رنگت کی حامل، ہلکے ہرے رنگ کی آنکھوں والی اٹھائیس سالہ نوجوان لڑکی تھی۔ وہ اپنے بلونڈ کلر ہائلائٹڈ بالوں کو اونچی پونی میں باندھے ہوئے تھی جس پر اس نے چوٹیا کر رکھی تھی۔ وہ اپنے سامنے کھڑے لوگوں سے بات کر رہی تھی جن کی پشت مرِحا کی طرف تھی۔ دروازہ کھلنے کی آواز پر سب نے مرِحا کی جانب رخ کر لیا۔

"ہیلو ایوری ون۔ امید ہے میں نے زیادہ انتظار نہیں کروایا۔"

ہیلو مادام۔no no not at all ۔ ہم بس ابھی بریک سے فارغ ہوئے ہیں ۔وِرونِکا نے کہا۔

"ہم اس کیس میں کیا مس کر رہے ہیں آخر۔ کوئی پائنٹ ہی نہیں مل رہا۔ ہم مجرم تک ایسے تو کبھی نہیں پہنچ سکتے"۔ پیچھے سے احمد تھکی ہوئی آواز میں بولا۔

احمد ایک دبلا پتلا، گوری رنگت والا چھبیس سالہ نوجوان لڑکا تھا۔ وہ اپنی ہلکی بادامی آنکھوں پر گول دائرے کے فریم والا چشمہ لگائے ہوئے تھا۔ اس نے ایک کان پر کالے رنگ کی ٹاپس پہن رکھی تھی۔ ہلکی شیو، ہیئر اور بالوں کو کیچر کی مدد سے پیچھے کیے ہوئے، وہ Cool لگتا تھا۔ احمد ایک لیگل ہیکر تھا۔

"اُف اوہ احمد ہم اسی لیے دوبارہ کیس سٹڈی کرنے لگے ہیں تاکہ کوئی سوراغ مل جائے"۔ زینب نے اُسے ٹوکتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

زینب ایک پچیس سالہ لڑکی تھی۔ گندمی رنگت کی، گہری سبز آنکھوں والی، وہ اپنے بالوں کو فرنچ چوٹیا میں باندھے ہوئے تھی، آگے کی دو گھنگریالی لٹیں دائیں اور بائیں جانب اس کی پیشانی کو چھوتی ہوئی ٹھوری تک آتی تھیں۔ وہ ٹیم کی کمپیوٹر انجینیر بھی۔ وہ اپنی ٹیم کے لیے جاسوسی کے آلات بھی بناتی تھی۔

"ہم اب صرف کیس سٹڈی نہیں کریں گے بلکہ انویسٹیگیٹ بھی ہم ہی کریں گے"۔ مرحا نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"آپ جانتی ہیں ایسا ممکن نہیں ہے کیونکہ کیس انویسٹیگیشن اتھارٹی مسٹر دائم سکندر کے پاس ہے۔ ہم صرف اپنی عقل استعمال کر کے انہیں پوسبلیٹیز سے آگاہ کر سکتے ہیں۔ اگر ہم کیس خود انویسٹیگیٹ کرتے تو شاید یہ تین ہفتے بس لٹکا ہی نہ رہتا بلکہ کسی نقطہ نظر تک پہنچ ہی جاتا"۔ ارحم نے کہا۔

ارحم بائیس سال کا نوجوان لڑکا تھا۔ ہلکی بھوری آنکھیں، کلین شیو، وہ اپنے بالوں کو جیل سے ایک طرف کیے ہوئے تھا اور پیچھے سے چھوٹی سی پونی میں باندھ رکھا تھا۔ وہ کرائم ایجنسی میں پریکٹیس کیس کو سالو کر رہا تھا۔

اسے ٹریننگ سینٹر میں بہترین پرفارمنس کے باعث، اس کی قابلیت کے برعکس ایک اہم کیس پریکٹیس کیس کے طور پر ملا جو کہ اس کے لیے فخر کی بات تھی۔ اس کیس میں اس

www.novelsclubb.com

کی جاسوسی کے متعلق قابلیت جانچی جانی تھی اور اس کی پرفارمنس رپورٹ کی جانی تھی۔ اگر پرفارمنس اچھی رہی تو اسے کرائم ایجنسی میں اس ٹیم کا حصہ بنادیا جائے گا۔ اور اسی لیے وہ اس کیس کو بڑی دلچسپی اور سنجیدگی سے حل کر رہا تھا۔ وہ فرانزک پیتھالوجسٹ کے طور پر کام کر رہا تھا۔ (فرانزک پیتھالوجسٹ سے مراد کی جس ماہر ذیلی ایک پر طور متوقع غیر ،اچانک جو ہے معائنہ کا افراد ان شعبہ کا قابلیت خصوصی ہیں۔ جاتے مر سے تشدد یا)

"بلکل ٹھیک کہہ رہے ہو ارحم اسی لیے ہم اس کیس کی اتھارٹی مسٹر دائم سے لے لیں گے"۔ مرِحا نے کہا۔

"اوہ تو پھر ہم ابھی ان سے بات کرتے ہیں۔ میں نے انہیں ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ آفس میں جاتے ہوئے دیکھا تھا۔" احمد نے کہا۔

"ہاں ٹھیک ہے۔ ارحم تم مسٹر دائم کو یہاں آنے کا پیغام بھیجو۔ اگر وجہ پوچھیں تو وہ بھی بتا دینا۔" مرِحا نے کہا۔

چند ہی منٹ گزرے تھے کہ وہ راہداری عبور کرتا، پھر زینے پھلانگتا، اور اب داخلی دروازہ سے اندر آتا دکھائی دے رہا تھا۔ مرِحا اسے آفس کی کھڑکی سے دیکھ سکتی تھی۔

اب وہ دروازے کی طرف چہرہ کیے ہوئے تھی۔

www.novelsclubb.com

"کون کس سے کیا لے لے گا؟ دائم اندر داخل ہوتے ہوئے بولا۔ سب چونک کر دائم کو دیکھنے لگے۔

اسے مرِحا کا پیغام مل چکا تھا اور اب وہ اس کی بات پر زور دیتے ہوئے سوال پوچھ رہا تھا۔

وہ سیاہ پینٹ شرٹ میں ملبوس، چھ فٹ لمبا اٹھائیس سالہ مرد تھا۔ صاف رنگت، سنہری آنکھیں، ہلکی شیو ہیئر جیسے عربیوں کی ہوتی ہے، اس میں وہ بہت دلکش لگتا تھا۔ بالوں کی کریوکٹنگ اسے مزید پرکشش بناتی تھی۔ وہ پولیس انویسٹیگیٹر دائم تھا۔

"میں آپ سے یعنی مرِحا مسٹر دائم سے اس کیس کی انویسٹیگیشن اتھارٹی لے لے گی"۔ مرِحا نے مضبوط لہجے میں کہا۔

"اچھاااااور میں تو ایسا ہونے دوں گا نا۔ مس مرِحا آپ یہ سب کہہ کر میری قابلیت پر شک کر رہی ہیں۔ میں اور میری ٹیم جی جان لگا کے اپنا کام کرتے ہیں۔ ہم نے کرائم سین سے ہر ممکن ثبوت آپ کو دیا ہے۔ اگر آپ دوبارہ کیس انویسٹیگیٹ کر بھی لیں تو بھی آپ کو کچھ نہیں ملنا سوائے کھجل خرابی کے۔ آپ مان کیوں نہیں لیتیں کہ آپ کی عقل اس کیس کو سالوؤ کرنے کے لیے ناکافی ہے۔" وہ شکایتی انداز میں بولا۔

"اچھاا۔۔اور آپ اتنے یقین سے یہ سب کیسے کہہ سکتے ہیں۔ اگر آپ اتنے ہی پر عظم ہیں تو ہمیں انویسٹیگیشن اتھارٹی دیں، ہمیں آپ کی قابلیت پر پورا پورا شک ہے اس لیے ہم

www.novelsclubb.com

خود کرائم سین سے ثبوط ڈھونڈیں گے اور مجھے یقین ہے کہ ہمیں کچھ نہ کچھ ضرور ملے گا جو آپ مس کر چکے ہیں اور ہم صرف اس پائنٹ کو ڈھونڈنے کی.....

"ایک منٹ زرا اپنے گیئر پر بریک لگائیں مس شکی۔ آپ سب ناکام اور فضول کوشش کریں گے۔ ناکام اس لیے کہ کچھ ہے ہی نہیں اور فضول اس لیے کیوں کہ کیس کلوز ہونے والا ہے"۔ دائم نے بات کاٹتے ہوئے کہا۔

وہ جو دائم کو ٹوکنے لگی تھی یہ سن کر ششدر رہ گئی۔

"کیا مطلب ہے کیس کلوز ہونے والا ہے"؟ سب نے ایک آواز میں دائم سے پوچھا۔ وہ سب دائم کی بات سن کر حیران ہوئے تھے۔

"یہی کہ کیس کلوز کرنے کا آرڈر آیا ہے کیونکہ ایجنسی کا اصول ہے کہ جب کیس لاک نہ ہو پائے تو کیس کلوز کر دیا جاتا ہے۔ اور یہ کیس ابھی لاک بھی نہیں ہوا تھا کہ ملزم کی فیملی سے کسی نے کیس بند کرنے کی درخواست دی ہے۔ مجرم کے خلاف کوئی خاص ثبوت نہیں مل پائے۔ جیسا کہ میں نے رپورٹ کیا تھا قتل کے وقت اس علاقے کی بجلی کاٹ دی گئی تھی۔ آس پاس کے سی سی ٹی وی ریکورڈ ہٹا دیے گئے تھے اور ہماری معلومات کے مطابق قتل کسی اور علاقے میں کیا گیا تھا اور لاش کو ویل ڈیسائڈ ایریا (یعنی قاتل کی مرضی کی جگہ) چھوڑ دیا گیا تھا۔ اور اس سے بھی بری بات یہ ہے کہ اب ہمیں اس کیس کو لو

پروفائیل پر انویسٹیگیٹ کرنے کا کہا گیا ہے۔جب میں نے وجہ پوچھی تو مجھے بتایا گیا کہ کسی نا معلوم شخص کی خواہش پر ایسا کیا جا رہا ہے کہ کیس فوراً بند نہ ہو بلکہ لٹکا لٹکا کر کمپنی کی ٹائم لمٹ تک لے جا کر بند کیا جائے۔اور ایجنسی کی پالیسی کے مطابق ایسی درخواست صرف قریبی فیملی میمبرز کے کہنے پر منظور کی جاتی ہے۔تو مس مرِحا ان شارٹ کیس فیملی میمبرز نے ہی واپس لے لیا ہے۔اب ہم کچھ نہیں کر سکتے"۔

"کیا مطلب لوؤ پروفائیل پر سولوؤ کرنے کا کہا گیا ہے"۔ارحم نے نا سمجھی کے عالم میں پوچھا۔

"ایجنسی کی ایک پالیسی کے مطابق دو قسم کے کیس ہوتے ہیں۔ایک ہائی پروفائیل کیس اور دوسرا لوؤ پروفائیل کیس۔ہائی پروفائیل کیس کو جی جان لگا کر سولوؤ کیا جاتا ہے۔ہر اہم یا غیر ضروری نقطہ کو نظر میں رکھا جاتا ہے اور ثبوتوں کی بنیاد پر کیس لاک کر دیا جاتا ہے۔اگر ثبوت ناکافی بھی ہوں تو خود سے ثبوت جمع کر کے کیس ہر حال میں لاک کر دیا جاتا ہے۔جبکہ لوؤ پروفائیل کیس اس کے بلکل متر ادف ہے۔لوؤ پروفائیل کیسس کو بلکل رد کیا جاتا ہے۔غیر ضروری باتوں میں کیس ٹال کر ایجنسی کی ٹائم لمٹ جو کہ تین مہینوں کی ہوتی ہے؛تک لا یا جاتا ہے اور کیس کلوز ہو جاتا ہے۔" دائم اسے سمجھانے لگا۔

''لیکن یہ تو ناانصافی ہے۔ایسے کیسے کوئی کیس کلوز کیا جا سکتا ہے؟۔ارحم نے برہمی سے کہا۔

''ایسے کیسے کیس کلوز کر دیں گے یہ۔ کسی کی جان رائیگاں جانے دیں گے۔یہ زندگی اتنی سستی اور بیکار کب سے ہو گئی ہہہ؟ جب دل کیا کسی نے قتل کر دیا اور واہ ہے ان لوگوں پر جنہیں اپنا خون عزیز نہیں۔اگر کیس کلوز کروانے کے لیے دیا تھا تو دیا ہی کیوں۔ہمارا قیمتی وقت اتنا فضول سمجھ رکھا ہے ان لوگوں نے کہ جب دل کیا ہمیں دیہانے لگا دیا اور جب دل کیا فارغ کر دیا۔اگر ایسے ہی چلتا رہا تو قاتل تو مزے اور آزادی سے گھومتا پھرے گا اور کوئی اس سے پوچھنے والا بھی نہیں ہو گا۔میں ہرگز بھی ملزم کو انصاف دلائے بغیر کیس کلوز نہیں ہونے دوں گی پھر چاہے مجھے کسی بھی حد تک کیوں نہ جانا پڑے۔یہ کیس سولو ہو کر ہی بند ہو گا۔مرحا نے آج تک کوئی کیس بیچ راستے میں نہیں چھوڑا یہ والا بھی نہیں چھوڑے گی''۔مرحا نے ضبط کرتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

''دیکھیں جب کیس فیملی نے ہی کلوز کروادیا ہے تو ہم کون ہوتے ہیں مداخلت کرنے والے''؟دائم نے سمجھانے والے انداز میں پوچھا۔

"یہ بات اب صرف فیملی تک نہیں رہی۔ ہم نے محنت کی ہے اس کیس پر اپنا وقت صَرف کیا ہے ہم اپنی محنت ایسے ہی رائیگاں نہیں جانے دیں گے۔ ہم سے چھ کیسس ٹرانسفر کروائے گئے تھے اور کہا گیا تھا کہ ہم صرف صارم خان کا کیس سولو کریں۔ کیس دیا انہوں نے ہے وہ بھی اپنی مرضی سے پر وہ مجھ سے اس کیس کو واپس نہیں لے سکتے۔ بات رہی فیملی میمبرز کی تو انہیں میں دیکھ لوں گی۔" اس کا انداز ختمی تھا۔

وِرونِکا، زینب، احمد، ارحم اور دائم سب اُسے خاموشی سے سُن رہے تھے۔

"ٹھیک ہے مادام تو اب ہم کیا کرنے جا رہے ہیں"؟۔ زینب نے پوچھا۔

"احمد تم ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ کو میل سینڈ کرواور انہیں بتادو کہ ہم کیس جاری رکھیں گے۔ زینب اور وِرونِکا ملزم کے گھر والوں کا ایڈریس پتا کرو اور جاننے کی کوشش کرو کہ کیس بند کرنے کا کس نے کہا ہے۔ ارحم تم ایگزسٹنگ فائلز ریڈ کرو اور مسٹر دائم آپ پلیز اب اس کیس کو ہمارے حوالے کر دیں، ہم خود اسے ہائی پروفائیل پر رکھ کر سولو کریں"۔ مرِحا نے ہدایات جاری کیں۔

www.novelsclubb.com

"دیکھیں یہ سب کرنے کا فائدہ نہیں ہے، ہم کیس پہلے ہائی پروفائیل پر ہی سولو کر رہی تھے۔ آرڈر تو اب آیا ہے"۔

"کیا مطلب ہے آپ کا۔ کیا کہنا چاہ رہے ہیں۔" مرِحا نے پوچھا۔

''یہی مادام کہ ہم نے ہر ثبوط اچھے سے چھانا ہے۔کیس ہائی پروفائل ہی تھا جب ہم نے ثبوط ڈھونڈے تھے۔اگر آپ دوبارہ انویسٹیگیشن کر بھی لیں تو کچھ نہیں ملے گا سوائے اس کے جو ہم نے آپ کو پہلے سے ہی دے دیا ہے۔''

کمرے میں خاموشی چھاگئی۔

''پھر بھی میں ایک آخری بار کیس ضرور سالوؤ کروں گی۔آپ نے صرف ثبوط ڈھونڈے ہیں اور ہم ثبوتوں کا سورس ڈھونڈیں گے۔'' وہ ضد میں پڑ گئی۔

''ٹھیک ہے مرضی آپ کی لیکن میں آپ کو اتھارٹی نہیں دوں گا،ہم مل کر کام کریں گے۔میں بھی تو دیکھوں کیا ہی مل جائے گا آپ کو۔'' دائم نے شرطیہ انداز میں کہا۔

مرحانے اسے گھور کر دیکھا اور ہاں میں سر ہلا دیا جیسے کہہ رہی ہو کہ ضرور ضرور جب ہمیں کچھ ملے گا تو آپ کا اعتماد مٹی میں دفناؤں گی۔

''ویسے مس مرحا مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ...... دائم کہہ کر مرحا کو دیکھنے لگا۔

''کہ کیا......؟

''آپ کو زیادہ کس بات کا غصہ ہے اپنے قیمتی وقت کا یا ملزم کی جان کا''؟ دائم نے پتلیاں سکوڑ کر پوچھا۔

مرحانے صرف اسے دیکھا۔دائم کے اس سوال نے اسے سوچ میں ڈالا تھا۔

www.novelsclubb.com

اسے کچھ یاد آنے لگا۔وہ یاد کر رہی تھی۔اس کے بھائی کا قتل،وہ خط،اس کے والدین کا پلانٹڈ ایکسیڈینٹ،وہ کالے گلوؤز والے ہاتھ،وہ تمام وجوہات جس کی وجہ سے وہ کرائم ایجنسی میں آئی تھی........

"مس مرحا؟؟؟ہیلووو آپ سن رہی ہیں"؟دائم کی آواز اسے خیالوں سے باہر لے آئی۔

"کیا میں نے اتنا مشکل سوال پوچھ لیا؟رہنے دیں مت جواب دیں۔چھوٹا سا تو ذہن ہے آپ کا۔اتنا سوچ سوچ کر اسے ٹارچر نہ کریں۔"وہ بظاہر پریشانی سے بولا۔

"مسٹر دائم کیا آپ کو اور کوئی کام نہیں ہے جو آپ یہاں میرے سامنے اپنا نوٹ سو ہینڈ سم وجود لیے کھڑے ہیں اور اوپر سے سوال بھی کر رہے ہیں۔"

"نہیں فی الحال میرے پاس صرف یہی کیس ہے بلکل آپ کی طرح مجھ سے بھی کیسس ٹرانسفر کروائے گئے تھے اور اس کیس پر فوکس کرنے کا کہا گیا تھا۔"

"اچھا کیا واقعی ویسے کیا آپ کو کوئی فرق نہیں پڑا کہ..آپ کو آپ کے اس اکلوتے کیس کو تقریباً سولوؤنہ کرنے کا آرڈر آیا ہے like you had no work to do

۔"

www.novelsclubb.com

"نہیں میں تو خوش تھا۔ روٹین میں بہت بزی ہوتا ہوں سانس لینے کا وقت بھی مشکل سے ملتا ہے۔ اس کیس کی وجہ سے ریلیکس کرتا میں تو۔۔ پر کیا کروں میرے سُکھ کے دشمن کم تھوڑی ہیں؛ کسی کو میرا چین راس نہیں آرہا تھا تو اس نے مجھے پھر سے کام پر لگا دیا۔"

"کیا واقعی آپ خوش تھے؟ ویسے....... میں تو آپ کو صرف ورلڈ وائیڈ ویلا آدمی سمجھتی تھی پر آپ تو سست، کاہل اور کام چور بھی نکلے"۔

"بس دیکھ لیں میرے اندر اتنی ساری خوبیاں ہیں۔ مجھے تو رشک آتا ہے خود پر۔ بھلا کوئی ایک ہی وقت میں اتنے سارے ٹیلنٹ کیسے رکھ سکتا ہے۔ اور ٹو بی ویری اونسٹ میں اتنا ویلا آدمی ہوں کہ دو منٹ فراغت کے مل جائیں تو ایسے خوش ہوتا ہوں جیسے خزانہ ہاتھ لگ گیا ہو پر آپ جیسے حاسد نظر والے مجھ سے میری یہ چند منٹوں کی خوشی بھی چھین لیتے ہیں"۔ وہ مسکرا کر کہہ رہا تھا۔

"آاااااسو سیڈ"۔ وہ بھی مسکرا دی۔

www.novelsclubb.com

"مادام سر میں نے میل کر دی ہے۔ اب میں کرائم سین پر جانے کی تیاری کرتا ہوں۔" پیچھے سے احمد نے کہا۔

"اب وہ ہم سے کہیں گے کہ فیملی والوں سے اجازت لیں۔ تو اس کے لیے ہم پہلے ملزم کے گھر جائیں گے"۔ وہ کہہ کر وِرونِکا اور زینب کی طرف دیکھنے لگی۔

''جی مادام ہم نے ایڈریس کاپی کرلیا ہے۔پر یہ تو اسلام آباد میں ہے۔'' زینب نے کہا۔

''ہاں تو تم حیران کیوں ہو...... ہماری ایجنسی کا ایک نام ہے اسلام آباد ابھی قریب ہے۔یہاں تو اکثر بیرونی کیسس کو سالوؤ کرنے کی درخواستیں بھی آتی ہیں''۔وِرونِکا نے کہا۔

''ہاں مجھے اندازہ ہے...یعنی اب ہم اسلام آباد جائیں گے۔پر اگر ہم وہاں چلے گئے اور پیچھے سے کیس جاری رکھنے کا اپروؤل نہ ملا تو ہم تب کیا کریں گے''۔زینب نے پوچھا۔

''ہم اسلام آباد case continuation approval کے بعد جائیں گے۔میں اور مسٹر دائم ابھی ہیڈ آفس جاکر اپنی درخواست منظور کروائیں گے''۔مرحا نے کہا۔

''اور اگر وہ نہ مانے تو؟'' دائم نے پوچھا۔

''میں نہ کرنے کی آپشن نہیں چھوروں گی''۔

''اللہ خیر کرے۔مادام بس مجھے جاب لیس نہ کروادینا پلیز''۔

''آہاں نہیں ہوتے آپ جوب لیس''۔

www.novelsclubb.com

''ارحم تم اس کیس کی ساری فائلز اکٹھی کرواور ایک بیگ میں رکھ دو۔زینب تم بھی بیگ ریڈی کرلو۔وہ سارے گیجٹس جن کی ہمیں ضرورت پر سکتی ہے؛وہ رکھ لو۔احمد تم اپنا ہیکنگ کا سامان بھی رکھ لو؛جسٹ ان کیس ضرورت پر ہی جاتی ہے۔وِرونِکا تم ہمارے سفر کی تیاری کرو۔مسٹر دائم.....آپ ہمارے ساتھ جائیں گے یا خود آئیں گے۔''

"میں آپ سب کے ساتھ ہی آؤں گا۔میرے ساتھ میرا اسسٹنٹ باسط بھی آئے گا"۔

"ٹھیک ہے پھر ہم کمپنی کی پراپرٹی استعمال کریں گے۔

Vironica book a black fortuner for us.

ہمارے واپس آنے تک سب ریڈی رہنا۔ہم فوراً نکلیں گے۔"مرحانے پر عزم ہو کر کہا۔

"اس لڑکی کا اعتماد چیک کرو۔یا اللہ میری نوکری اپنے حفظ و امان میں رکھنا۔آمین۔"دائم منہ میں اپنے آپ سے بڑبڑایا۔

"ارحم تم باسط کو کال کر کے یہاں بلالو۔اور اسے بھی سامان وغیرہ لانے کا کہہ دینا۔تھینک یو"۔دائم نے کہا۔

"اوکے سر میں ابھی کال کر دیتا ہوں"۔ارحم فوراً سے حکم بجالایا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آٹومیٹک دروازہ کھلنے کی آواز آتی ہے۔وہ اپنے ڈیسک پر لیپ ٹاپ کھولے ہوئے تھا۔

www.novelsclubb.com

"اسلام علیکم کیپٹن سعد"۔وہ دونوں ایک آواز میں بولے۔

کیپٹن سعد detective investigation department کے ہیڈ تھے اور یہاں ہونے والی ہر حرکت پر نظر رکھتے تھے۔

گندمی رنگت، گہری کالی آنکھیں، بالوں کو جیل سے ایک طرف کیے ہوئے۔ وہ ہاتھ میں قیمتی سلور گھڑی پہنے ہوئے اور دوسرا ہاتھ سامنے کھلے لیپ ٹاپ کے کی بورڈ پر رکھے ہوئے تھے۔ مرحا اور دائم کے آنے پر دونوں ہاتھ باہم ایک دوسرے میں جکڑا لیے۔ ہر انگلی کے ساتھ دوسرے ہاتھ کی انگلی۔ ان کے آنے پر ایک ہاتھ اٹھایا اور انہیں بیٹھنے کا کہا۔

"وعلیکم اسلام۔ آیئے مس مرحا اینڈ انسپیکٹر دائم۔ Have a seat.۔ میں نے آپ کی بھیجی ہوئی میل پڑھ لی ہے مرحا۔ آپ نے صارم خان کے کیس کو جاری رکھنے کی درخواست کی ہے یا میں کہوں آپ نے بتایا ہے کہ آپ ہر حال میں کیس سولو کریں گی۔ جیسا کہ آپ جانتی ہیں یہ کیس ان کی فیملی نے واپس لے لیا ہے تو اسے جاری رکھنے کا کیا مقصد ہے؟"۔

"آپ کی توجہ کا بہت شکریہ کیپٹن۔ دیکھیں میں نے میری ٹیم نے اور مسٹر دائم سکندر اور ان کی ٹیم نے بہت محنت کی ہے اس کیس پر۔ ہم جانتے ہیں کہ کیس ابھی مکمل طور پر واپس نہیں لیا گیا۔ صرف اس کا پروفائیل گریڈ گرایا گیا ہے۔ ہم یہ نہیں جانتے کہ کیس کس نے واپس لینا چاہا ہے پر ملزم کی فیملی اگر کیس واپس لے ہی رہی ہے تو وہ اپنے وکیل سے کیس کی انکوائری کا کیوں پوچھ رہے ہیں؟"۔

www.novelsclubb.com

آپ کیا کہہ رہی ہیں۔ explain your words۔

"میں آپ کو بتانا چاہ رہی ہوں کہ کیس کسی ایک فیملی میمبر نے واپس لیا ہے اور اس بارے میں باقی افراد کو نہیں پتا ہے شاید۔ اسی لیے وہ اپنے اٹارنی کے ذریعے ہم سے انکوائری ڈیٹیلز پوچھ رہے ہیں۔ اس کیس کے اٹارنی مسٹر ولی ہیں۔ میں آج صبح ان سے ملی تھی اور وہ مجھے صارم خان کی فیملی کا پیغام دے رہے تھے"۔

آج صبح لفٹ میں:

لفٹ کے اندر تینوں اطراف میں شیشے لگے ہوئے تھے۔ وہ اندر داخل ہوئی۔ بٹن دبایا اور لفٹ بند ہو گئی اس نے اپنی منزل تیسرے فلور پر سیٹ کی اور لفٹ چل پڑی۔ لفٹ پہلی منزل پر رکی۔ ایک اٹارنی اندر داخل ہوا۔ یہ مسٹر ولی تھے۔ انہوں نے لفٹ دوسری منزل پر سیٹ کی اور مرِحا سے مخاطب ہوئے۔

گڈ آفٹر نون مس مرِحا۔

"گڈ آفٹر نون مسٹر ولی۔ کیسے ہیں آپ"۔

الحمدﷲ! بلکل ٹھیک ہوں۔ مس مرِحا میں نے آپ سے صارم خان کے کیس کے بارے پوچھنا تھا۔

www.novelsclubb.com

مجھ سے ان کے والد آج کیس انکوائری کے بارے میں پوچھ رہے تھے۔وہ جلد از جلد اپنے بیٹے کے قاتل کو پکڑنا چاہتے ہیں۔میں نے انہیں بتایا ہے کہ آپ لوگ اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں اور جلد ہی مجرم تلاش کر لیں گے۔مجھے امید ہے میں نے کچھ غلط نہیں کہا ہو گا ان سے۔

"نہیں نہیں آپ کا بہت شکریہ مسٹر ولی ہم پوری لگن سے کیس سولوؤ کر رہے ہیں۔ہم جلد ہی رزلٹ پیش کریں گے۔"

مجھے آپ سے اسی بات کی امید تھی۔

Have a nice day

"یوٹو have a nice day۔"

لفٹ دوسری منزل پر رکی اور وہ چلے گئے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

ابھی کیپٹن کے آفس میں:

"میرا خیال ہے کہ کیس اسی نے واپس لیا ہے جس نے یہ قتل کیا ہے اور وہ اپنا جرم چھپانے کے لیے کیس واپس لینا چاہ رہا ہے اور گھر والوں کو یہ دیکھانا چاہ رہا ہے کہ کیس سولوؤ ہو رہا ہے پر در حقیقت اسے لٹکایا جائے گا اور کمپنی کی سٹیچو آف لمیٹڈ میٹیشن

(statue of limitation)تک لایا جائے گا۔" دائم نے کہا۔

(اس سے مراد وقت کی وہ حدود ہیں جس میں رہ کر افسران کسی کیس کو ڈیڈ لائن سے پہلے سالوؤ کرتے ہیں۔اگر وقت اس سے اوپر گزر جائے تو کیس ان سولوؤڈ رہتا ہے اور بند کر دیا جاتا ہے)۔

"جی مسٹر دائم ٹھیک کہہ رہے ہیں اور اس لیے ہم کیس ہائی پروفائیل پر رکھنا چاہتے ہیں۔ہم مجرم کو یوں آزاد نہیں چھوڑ سکتے"۔

"ہمم آپ دونوں کی بات ٹھیک ہے۔ہمارا فرض ہے مجرم کو سزا دلوانا۔میں آپ کو کیس جاری رکھنے کی اجازت دیتا ہوں......

مرحا کا چہرہ گہری مسکراہٹ میں ڈھل گیا۔

"لیکن میری ایک شرط ہے"۔کیپٹن نے ٹھہر کر کہا۔

مرحا کے چہرے کی مسکراہٹ مدھم ہوگئی۔وہ دائم کو دیکھنے لگی جو کیپٹن کو دیکھ رہا تھا۔وہ ایسے دیکھ رہا تھا جیسے جانتا ہو کہ وہ اب کیا کہیں گے اور وہ بس انتظار میں ہے کہ کب وہ الفاظ کہے جائیں گے۔

"کیسی شرط کیپٹن"۔مرحا کے ابرو تن گئے۔چہرے پر مسکراہٹ جاری تھی۔

"وہ یہ کہ آپ کیس ہائی پروفائیل پر سالوؤ تو کریں گی پر کمپنی کی ٹائم لمٹ کا آدھا وقت ہے آپ کے پاس۔اس مہینے کے تین ہفتے گزر چکے ہیں اور اب آپ کے پاس ایک مہینہ بارہ دن ہیں۔آپ کو اس دوران کیس سالوؤ کرنا پڑے گا اور اگر آپ ایسا نہ کر پائیں تو کیس بند کر دیں گی"۔

"پر ایسا کیوں کیپٹن مجھے پورا وقت دیں۔یہ دن کیوں گنیں گے ہم؟"۔

"دیکھیں یہ کمپنی کی سائیڈ پالیسی ہے کہ اگر ہم واپس لیا ہوا کیس...جاری رکھتے ہیں تو اس کے لیے ہالف ٹائم لمٹ کر دی جاتی ہے۔یہ ملزم کی فیملی اور افسران کے درمیان برابری کے حقوق کے لیے ہے"۔

"اس میں برابری کس بات کی؟"۔اس کی مسکراہٹ غائب ہو چکی تھی۔

"فیملی میمبر نے کیس واپس لے لیا پر ایجنسی نے کیس واپس نہیں لینے دیا۔تو فیملی کی درخواست مدِ نظر رکھتے ہوئے اور اپنے افسران کا وقت نظر میں رکھتے ہوئے۔۔۔یہی سب سے بہترین راستہ ہے حقوق اور اصول بیلنس کرنے کا"۔

"کیپٹن ہم اتنے وقت میں کیس لاک کیسے کریں گے"۔

"نہیں اس کی ضرورت نہیں۔اس صورت میں کیس لاک ہی ہوتا ہے۔آپ کو جھوٹے ثبوتوں سے یہ زحمت نہیں کرنی پڑے گی"۔وہ آخر میں مسکرا دیے۔

www.novelsclubb.com

''شکر ہے کوئی تو اچھی بات بتائی آپ نے''۔اس نے ضبط سے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کوئی بات نہیں۔ویل آپ نے کار رجسٹر کروائی ہے وجہ جان سکتا ہوں''۔

''جی ہم انویسٹیگیشن کے لیے اسلام آباد جا رہے ہیں''۔اس نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

''پر یہ اتھارٹی تو مسٹر دائم کے پاس ہے۔کیا میں غلط ہوں؟''۔وہ دائم کو دیکھنے لگے۔

''نہیں نہیں باس آپ غلط نہیں ہیں میں واپس جا کر اسی متعلق میل بھیجنے لگا تھا کہ میں مس مرحا کے ساتھ مل کر کام کرنے والا ہوں۔میں بس اپروول کے انتظار میں تھا''۔دائم نے مرحا کو دیکھتے ہوئے کہا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

''اوہ اچھا...ویسے مرحا آپ کو کیسے پتا تھا کہ میں اجازت دے دوں گا''؟وہ مسکراتے ہوئے تعجب پوچھ رہے تھے۔

''میں فیصلہ کر کے آئی تھی کہ آپ کے پاس نہ کرنے کی صورت نہیں چھوڑوں گی''۔وہ کندھے اچکاتے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

وہ اس کی بات پر ہنس دیے۔

''I appreciate your confidence۔بیسٹ آف لک۔میں آپ سے اچھے رزلٹس کی امید رکھتا ہوں''۔

''تھینک یو باس''۔ وہ دونوں مسکراتے ہوئے بولے اور باہر کی طرف بڑھ دیے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

''واؤ یعنی آپ کو شک تھا کیس اپروو نہیں ہو گا''۔ مرِحا نے لفٹ میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

''نہیں ویسے تو مجھے یقین تھا کہ میری دعا قبول ہو گی اور کیس اپروو نہیں ہو گا پر شاید آپ کے وظیفے زیادہ اثر والے تھے''۔ وہ مدھم مسکراہٹ چہرے پر سجائے کہہ رہا تھا۔

''ویل آپ نے جو رائے دی تھی اسی کی وجہ سے ہمیں یہ کیس ملا ہے''۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ نو یعنی میں نے خود اپنے پاؤں پر کلہاڑی مار لی''۔

لفٹ ان کے مدھم قہقہوں سے گونج اٹھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

وہ سب مرِحا اور دائم کے واپس آنے تک تیار کھڑے تھے۔ زینب اور وِرونِکا نے کندھوں پر ایک ایک بیگ پہن رکھا تھا۔ وہ دونوں فون پر میسج ٹائپ کر کے اپنے گھر والوں کو سفر پر جانے کی اطلاع دے رہی تھیں۔ اور احمد اور ارحم گاڑی کی ڈکی میں سامان رکھ رہے تھے۔ وہ باسط کے آنے کا انتظار کر رہے تھے جو پچھلے پندرہ منٹوں سے دو منٹ میں پہنچنے والا تھا۔

دائم اسے کال کر رہا تھا اور پھر...

گیراج میں ایک دو سیٹر، نیوی بلیو رنگ کی گاڑی داخل ہوئی۔ سب چونک کر اس جانب دیکھنے لگے۔ گاڑی کی چھت کھلی ہوئی تھی۔

دائم کا چہرہ گہری مسکراہٹ میں ڈھل گیا۔

باسط نے گاڑی کا دروازہ کھولا۔

گلے میں سلور چین، ایک ہاتھ پر کالا بینڈ پہنے ہوئے، دوسرے ہاتھ سے فون کانوں سے لگایا ہوا تھا، بال دائم کی طرح کریئو کٹ، آنکھوں پر کالا چشمہ، کالی ٹی شرٹ اور نیچے سفید پینٹ پہنے ہوئے تھا۔

ہلکے شیو ؤ ہیئر، منہ میں چونگم چباتا وہ مسکرا کر دائم کو دیکھ رہا تھا۔

"ارے یاررر ادھر آؤ تمہیں سینے سے لگاؤں۔ تم مجھے اتنا مس کر رہے تھے کہ تین منٹ میں آٹھ مس کالیں دی ہیں۔ سو سویٹ آف یو! اتنا تو میری ایکس گرل فرینڈ بھی مس نہیں کرتی جتنا تم مجھے کر رہے تھے"۔ باسط فون کانوں سے لگائے گاڑی سے نکلتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

دائم نے مسکراتے ہوئے فون بند کر دیا اور اس کی جانب بڑھ دیا۔

"محترم اگر آپ ایک منٹ اور لیٹ کرتے تو یہیں رہ جاتے۔اب چلو جلدی مجھے یہ مادام پہلے ہی کھا جانے والی گھوریاں دے چکی ہیں"۔اس نے مرِحا کی طرف سرسری سا دیکھتے ہوئے کہا۔

وہ دونوں اب کالی گاڑی کی جانب بڑھ دیے جہاں سب ان دونوں کو ہی دیکھ رہے تھے۔

باسط نے مرِحا کو دیکھا۔وہ واقعی کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔اس نے فوراً سے نظریں پھیر لیں اور اس کے قریب کھڑے لوگوں کو دیکھنے لگا۔وِرونِکا اسے ایسے دیکھ رہی تھی جیسے اس کی looks نے وِرونِکا کو بہت متاثر کیا ہو۔

اس کے ہونٹوں کا ایک کنارہ ہلکا سا اٹھا۔

اس نے احمد اور ارحم کو دیکھنے کی زحمت نہیں کی۔

پھر اس نے زینب کو دیکھا۔وہ بھی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ لیکن وِرونِکا کی مترادف نظر سے۔وہ ایسے دیکھ رہی تھی جیسے اسے باسط ناگوار گزرا ہو۔اس کی نظر زینب پر ٹھہر گئی۔

www.novelsclubb.com

وہ گربڑا کر گاڑی میں جا بیٹھی۔

اس کی نظروں نے گاڑی تک زینب کا پیچھا کیا۔

''حیرانگی کی بات ہے۔اتنا ہینڈسم لڑکا دیکھ کر لڑکیاں ادائیں دکھاتی ہیں اور یہ منہ بسور کر چلے گئی''۔باسط سوچ رہا تھا پر شاید اونچی آواز میں سوچ رہا تھا۔

''کون؟کس کی بات کر رہے ہو۔اور ایک منٹ باسط۔یہاں زرا اپنی حرکتیں سیدھی رکھنا۔یہ جو ڈ لڑکی ہمیں گھور رہی ہے نہ۔اس کی زبان کم اور ایکشن زیادہ بولتے ہیں''۔دائم نے اسے ہمدردی بٹورتے کہا۔

وہ جواب میں کچھ کہنے لگا تھا کہ مرِحا کی آواز نے اسے روک دیا۔

''ہیلو مسٹر باسط۔امید ہے آپ دیر سے آنے پر شرمندہ ہوں گے۔پلیز اب مزید دیر مت کریں۔ welcome to the team۔اس نے تیکھے انداز سے کہا۔

''بہت شکریہ۔آپ مجھے جانتی ہیں پر میں آپکو نہیں جانتا۔آپ کا تعارف؟''۔وہ مسکراتا ہوا اور ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

اس نے دائم کو دیکھا اور دوبارہ باسط سے مخاطب ہوئی۔

www.novelsclubb.com

''میں مرِحا ہوں۔اس ٹیم کی لیڈر''۔اس نے کہا اور ہاتھ ملایا۔

پھر باقی سب کو دیکھتے ہوئے کہا:

Everyone introduce yourselves

ارحم،احمد اور وِرونِکا سب اس سے باری باری ہاتھ ملانے لگے۔

"میں احمد ہوں۔اس ٹیم کا ہیکر"۔

"میں ارحم ہوں۔میں پریکٹس کیڈیڈیٹ ہوں اور یہاں فارنسک پیتھالوجسٹ کے طور پر کام کررہا ہوں"۔

"میں وِرونِکا ہوں۔میں کریٹکل تھنکر ہوں"۔

(کریٹکل تھنکر؛ کرتے قدر کی سوچ منصفانہ ،ذہن کھلے ،شکی مفکرین تنقیدی ہیں۔یہ ہر اس طریقے سے سوچتے ہیں کہ جن چیزوں کا وجود میں آنا بلکل ناممکن بھی ہو ۔تب بھی اس پر تحقیق کی جائے"۔

"اوہ آپ سب سے مل کر اچھا لگا۔امید ہے ہم بہترین ٹیم ثابت ہوں گے اور اتحاد اور اتفاق سے کام کریں گے"۔اس نے سب سے ہاتھ ملایا۔

وہ رکا اور پھر پوچھا۔

"وہ گاڑی میں کون ہیں"۔اس نے زینب کے حوالے سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

مرِحا نے مڑ کر گاڑی میں دیکھا اور پھر دوبارہ باسط کو۔

"وہ زینب ہے۔ہماری ٹیم کی کمپیوٹر انجینئیر اور سائنٹسٹ ڈیویلپر"۔

"اووووہ ماشااللہ..وہ رکا۔

مرِحا نے اسے عجیب نظروں سے دیکھا۔

"اب ہمیں سفر پر نکلنا چاہیے"۔ باسط فوراً سے بولا اور گاڑی کی جانب بڑھ گیا۔

مرِحا کی نظروں نے گاڑی تک اس کا پیچھا کیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

کالی گاڑی سڑک پر دوڑ رہی تھی۔ وہ جہلم پہنچ چکے تھے۔

ارحم ڈرائیونگ سیٹ پر تھا اور اس کے ساتھ پیسنجر سیٹ پر وِرونِکا تھی۔ وہ گوگل میپ سے اسے راستہ بتا رہی۔

اس سے پچھلی سیٹ پر مرِحا، زینب اور احمد تھے۔ یوں کہ مرِحا گاڑی کی کھڑکی والی سیٹ پر تھی اور موبائل پر کچھ ٹائپ کرتی دکھائی دے رہی تھی، درمیان میں زینب تھی جو اپنا سر پیچھے سیٹ پر ٹکائے سونے کی کوشش کر رہی تھی، اور اس کے ساتھ احمد تھا جو دوسری کھڑکی سے باہر کی جانب دیکھ رہا تھا۔ پھر تیسری نشست پر دائم اور باسط تھے۔

باسط نے دائم کے کندھے پر سر رکھا ہوا تھا اور اپنے فون پر انسٹا گرام سکرول کر رہا تھا اور دائم اس کے ساتھ مل کر میمز دیکھ رہا تھا۔ اگر کوئی مزاحیہ میم نظر میں آتی تو دونوں دیوانہ وار ہنسنے لگتے۔

www.novelsclubb.com

ان دونوں کی پل پل کی ہنسی کی وجہ سے زینب چاہتے ہوئے بھی سو نہیں پا رہی تھی۔

وِرونِکا کو مرحا کی طرف سے میسج نوٹیفکیشن ملا۔

"ارحم آگے سے رائیٹ ٹرن لے کر کے ایف سی چلو"۔اس نے نوٹیفکیشن پڑھ کر کہا۔

ارحم نے سر خم میں ہلایا.......

کچھ ہی منٹوں میں وہ وہاں پہنچ گئے۔گاڑی کے باہر کے ایف سی کی سنہری سطر چمک رہی تھی۔

گاڑی رکنے پر باسط نے دائم کے کندھے پر سے سر ہٹالیا۔

"کیا ہم پہنچ گئے ؟"۔اس نے موبائل جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں ابھی نہیں... ہم ڈنر کرنے کے لیے رکے ہیں"۔دائم نے باہر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اچھا تو سب بتائیں کہ کھانا کھا کر جانا ہے یا پیک کروا کر گاڑی میں کھانا ہے"۔مرِحا نے دھیمی آواز میں سب سے پوچھا۔

باسط باہر دیکھنے لگا۔ریسٹورانٹ کی ایک طرف پارک تھا جس میں بچوں کے لیے جھولے لگے ہوئے تھے اور دوسری طرف کھانا کھانے کے لیے بینچ لگے ہوئے تھے۔کچھ لوگ گھاس پر کپڑا بچھا کر کھانا کھا رہے تھے اور کچھ بینچ پر ہی تھے۔

"ہم باہر پارک میں کھانا کھاتے ہیں۔اتنا اچھا موسم ہے let's enjoy the weather"۔باسط نے گاڑی سے نکلتے ہوئے کہا۔

"ہم کسی روڈ ٹرپ پر نہیں آئے ہیں کہ کھانا کھانے اور موسم انجوائے کرنے میں اتنا وقت ضائع کریں"۔ زینب نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"ایکس کیوز می لیڈی آپ کھانا کھانے میں وقت ضائع کرتی ہوں گی میں تو خود کو انسان سمجھ کر اور خوراک زندہ رہنے کے لیے ضروری ہے؛ سمجھ کر کھانا کھاتا ہوں۔ اور ویسے بھی آپ وقت دیکھیں شام ہو گئی ہے اور اسلام آباد پہنچتے ہوئے رات ہو جائے گی۔ اس لیے ہم آج تو کوئی تفتیش وغیرہ کرنے سے رہے جو ہو گا صبح ہو گا تو اس لیے ابھی آپ خود کو روڈ ٹرپ پر ہی سمجھیں اور آرام سے کھانا کھائیں"۔ باسط نے اسے مڑ کر دیکھا اور ایک ابرو اٹھاتے ہوئے بولا۔

"ہم اتنے سیریس کام سے نکلے ہیں اور آپ کو روڈ ٹرپ سوجھ رہی ہے اگر ہم......

"Wowwww کتنا پیارا موسم ہے۔ بس بارش نہ ہو ایسے ہی ٹھنڈی ہوا چلتی رہے تو مزہ آجائے"۔ باسط نے اس کی بات کاٹ دی۔

وہ اس وقت بحث کرنے کے موڈ میں نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

زینب اسے آنکھیں سکور کر اور ماتھے پر بل ڈالے دیکھ رہی تھی۔اس نے منہ کھول کر کچھ کہنا چاہا لیکن پھر منہ بند کر لیا اور نفی میں سر ہلاتے ہوئے اور آنکھیں گھما کر پارک کی جانب دیکھنے لگی۔

ارحم اور وِرونکا کھانا لینے جا چکے تھے۔مرحابی جان کی کال سننے ایک طرف چلے گئ۔احمد اور دائم کبھی زینب اور باسط اور کبھی ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔

"زینب اینڈ باسط آر گونا اینٹرٹین اَس"۔احمد نے اپنے بازو منسوخ کرتے ہوئے کہا۔

دائم اسے دیکھ کر مسکرایا اور کندھے اچکا دیے جیسے کہہ رہا ہو ہاں ہو سکتا ہے۔

پندرہ منٹ میں وہ لوگ ایک گول ٹیبل پر بیٹھے ہوئے کھانا کھا رہے تھے۔

پارک میں لکڑی کے ٹیبل بنائے گئے تھے۔اس کے گرد لکڑی کی ہی کرسیاں موجود تھیں۔یہ پارک کو بڑی کلاسی شیپ دے رہے تھے۔

سب نے کھانا خاموشی سے کھایا۔باسط اور ارحم باقی اب سے پہلے کھانا کھا کر فارغ ہو چکے تھے۔

www.novelsclubb.com

"ایسا کریں آپ سب کھانا کھائیں اور ارحم یار.. تم میرے ساتھ چلو بہت ضروری کام ہے مجھے"۔باسط نے ارحم کو فارغ دیکھ کر کہا۔

ارحم کندھے اچکاتا ہوا کھڑا ہو گیا جیسے کہہ رہا ہو ٹھیک ہے چلیں کہاں جانا ہے۔

"تمہیں یہاں کیا کام پڑ گیا باسط؟"۔ دائم نے فرائز منہ میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"تمہیں ابھی پتا چل جائے گا زرا ٹھہرو"۔ وہ آنکھ مارتا ارحم کو ساتھ لیے وہاں سے چلا گیا۔

چند منٹوں میں وہ دونوں بچوں کے جھولوں والی سائیڈ پر نظر آرہے تھے۔
ارحم کے ہاتھ میں باسط کا فون تھا اور اس میں کیمرا ایپلیکیشن کھلی ہوئی تھی۔

"باسط بھائی یہ کس کا بچہ اٹھا لائے ہیں آپ؟ اس کے ماں باپ اسے ڈھونڈ رہے ہوں گے"۔ ارحم باسط کے کندھے سے لگا ایک چھوٹا تین سالہ بچہ دیکھ کر بولا۔

"مجھے کیا پتا کس کا بچہ ہے تم تصویر کھینچو بس اتنا کیوٹ پارٹنر ملا ہے مجھے"۔ اس نے لاپرواہی سے کہا۔

ارحم اسے عجیب طریقے سے دیکھنے لگا۔

"یار ارحم ایک تصویر کھینچ دو پھر اس کے ماں باپ بھی ڈھونڈ لیں گے"۔ اس نے التجائی لہجے میں کہا۔

www.novelsclubb.com

اور پھر باسط جھولے پر بیٹھا تھا اور اس کی گود میں وہ بچہ تھا۔ اور ارحم ان کے سامنے کھڑا باسط اور اس کے کیوٹ لٹل پارٹنر کی تصویریں کھینچ رہا تھا۔

پھر وہ اسی طرح سلائیڈ پر تھا اور پھر ہر اس جھولے میں جو وہاں موجود تھا۔

کبھی کالا چشمہ خود پہنتا کبھی اس بچے کو پہناتا۔ وہ کبھی اس بچے کا منہ چومتا اور کبھی اسے ہوا میں اچھالتا۔ وہاں ہر مختلف اور ممکن پوز میں تصویریں کھنچوائی جارہی تھیں۔

دوسری طرف ارحم کے ارد گرد بچوں کا ایک گروہ کھڑا تھا جن کے ہاتھوں میں ان کی والدین کے فون تھے اور جن کی ٹارچ لائیٹ چلی ہوئی تھیں۔ شام ہونے کے باعث لائیٹ ایڈجسمنٹ نہیں ہو پارہی تھی اور باسط کی تصویریں بہت اچھی نہیں آرہی تھیں۔ اس لیے اس نے ارد گرد کے بچوں کو اکٹھا کیا اور انہیں بتایا کہ وہ میجیشن ہے اور یہ کہ اگر وہ اس پر زیادہ ساری روشنی ڈالیں گے تو وہ روشنی میں غائب ہو جائے گا۔

اور بس بچے من کے سچے اس کی باتوں میں آ گئے اور باسط کی طرف روشنی کرتے ہوئے بت بنے اس کے غائب ہونے کا انتظار کرنے لگے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

بہتے پانی کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ سامنے شیشے لگے تھے جس میں وہ دونوں اپنا عکس دیکھ رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"مادام ہم نے کافی وقت ضائع کر دیا یہاں۔ ہم جلدی پہنچ کر ایٹ لیسٹ پلاننگ کر سکتے تھے"۔

زینب ریسٹ روم میں موجود ہینڈ ڈرائنگ مشین سے ہاتھ سو کھاتے ہوئے بولی۔

''ارے زینب کوئی بات نہیں.. باسط ٹھیک کہہ رہا تھا ہمیں پہنچتے ہوئے رات ہو جانی تھی اور ہم آج کچھ خاص کام بھی نہیں کر پاتے اور پھر تم سب صبح سے کام کر رہے تھے۔ تھکاوٹ تو ہوئی ہو گی نہ اس لیے تم سب کا مائینڈ ریلیکس کرنے کے لیے یہ ضروری تھا''۔ مرِحا نے اس کے انداز پر مسکراتے ہوئے کہا اور بہتے پانی کا نل بند کر دیا جس سے وہ ہاتھ دھو رہی تھی۔

اور پھر ہاتھ خشک کرنے کے لیے بڑھی۔

ریسٹ روم کے باہر سے وِرونِکا کی آوازیں آنے لگیں۔

''آپ فکر نہ کریں مس میں آپ کے بیٹے کو ڈھونڈتی ہوں وہ یہیں کہیں ہو گا۔ اس کی کوئی تصویر وغیرہ دیکھا دیں''۔ وِرونِکا کسی عورت کو تسلی دیتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

زینب اور مرِحا اس کی آواز سن کر باہر آ گئے۔

''کیا ہوا وِرونِکا؟'' مرِحا نے پریشانی سے پوچھا۔

''ان کا چھوٹا بیٹا یہاں کہیں گم گیا ہے۔ یہ کسی سے فون پر بات کر رہی تھیں اور اس دوران ان کا بیٹا کیری سے نکل کر کہیں چلا گیا''۔ وِرونِکا نے صورتحال سے آگاہ کیا۔

''اوہ آپ پریشان نہ ہوں ہم مل کر ڈھونڈتے ہیں ایک چھوٹا بچہ خود سے کہاں جا سکتا ہے ...آپ اس کی تصویر دیکھائیں''۔ مرِحا نے تصویر مانگی۔

www.novelsclubb.com

یہ کوئی تین سالہ بچہ تھا۔ گوری رنگت، سبز آنکھیں بھورے بال، پٹھانوں جیسے نین نقش والا۔

مرِحا نے تصویر دیکھی پھر زینب نے اور پھر وِرونِکا نے۔

وہ عورت اب اپنے شوہر کو اطلاع دے رہی تھی۔

مرِحا نے اس عورت کا نمبر لیا اور اپنا بھی دیا۔

"اگر ہمیں آپ کا بیٹا ملا تو ہم آپ کو اطلاع دے دیں گے اور اگر آپ کو ہم سے پہلے مل گیا تو آپ ہمیں بتا دیجیے گا"۔ مرِحا نے کہا اور پھر وہ تینوں اس بچے کو ڈھونڈنے لگیں۔

وِرونِکا ریٹورانٹ کے اوپر والے حصے میں چلے گئی، مرحا گراؤنڈ فلور پر تلاش کرنے لگی اور زینب باہر پارک ایریا کی جانب بڑھ دی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

"باسط بھائی بس کردیں اس بچے کے والدین بھی ڈھونڈنے ہیں ابھی"۔ وہ باسط کی اس بچے کے ساتھ اٹھائیسویں تصویر کھینچنے کے بعد بولا۔

www.novelsclubb.com

پھر ارحم نے اپنے ارد گرد کھڑے بچوں کو دیکھا اور پھر باسط کو۔

"ارے یار یہ بچہ اتنا کیوٹ ہے واپس کرنے کا موڈ نہیں بن رہا۔اسے ساتھ ہی لے جاتے ہیں میرا دل لگ گیا ہے اس سے"۔اس نے بچے کی طرف دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے مزاق کیا۔

ارحم کی آنکھیں اور منہ پورا کھل گیا وہ کچھ کہتا اس سے پہلے زینب کی آواز آئی۔

"مسٹر باسط کیا میں پوچھ سکتی ہوں آپ اس بچے کے ساتھ کیا کر رہے ہیں؟"۔زینب نے باسط کے پیچھے سے آتے ہوئے کہا۔

باسط اس کی آواز پر چونکا اور پھر مسکرایا۔

"بلکل آپ پوچھ سکتی ہیں بلکہ آپ پوچھ چکی ہیں تو میں بتاتا ہوں۔یہ کسی کا بچہ مجھے پارک کی اس سائیڈ پر آتے ہوئے راستے میں ملا۔مجھے کیوٹ لگا تو میں اٹھا کے یہاں لے آیا اور اب میں اس کو اپنے ساتھ تصویریں کھنچوانے کا شرف بخش رہا ہوں"۔اس نے مدھم مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

www.novelsclubb.com

زینب نے ارد گرد کھڑے بچوں کو دیکھا اور پھر سوالیہ نظروں سے باسط اور ارحم کو۔

"مجھے نہ دیکھیں انہی سے پوچھیں"۔اس نے کندھے اچکاتے ہوئے ایک ہاتھ ہوا میں لہراتے ہوئے کہا۔

''اوہ یہ.... یہ بچے تو میری خوبصورتی پر روشنی ڈال رہے ہیں''۔ باسط نے اس کے سوال سے پہلے جواب دیا۔

''بچوں مجھے زرا آنٹی سے بات کرنے دو پھر میجک کو بٹینیو کریں گے''۔اس نے بچوں کو جانے کا کہا۔

بچے ہاں میں سر اوپر نیچے ہلاتے یہاں وہاں پھیل گئے۔

آنٹی کے لفظ پر زینب کا چہرہ بگڑا تھا۔

ارحم ادھر اُدھر دیکھنے لگا۔

''جو بھی ہے اس بچے کی والدہ کا بی پی لو ہو گیا ہے پریشانی کی وجہ سے۔ ہم پچھلے آدھے گھنٹے سے اسے ڈھونڈ رہے تھے۔اور خیر سے یہ آپ کے پاس ہے۔ حد ہے ویسے آپ کو خود خیال کرنا چاہیے تھا''۔ زینب نے ضبط کرتے لہجے میں کہا۔

باسط کے ہونٹوں کا ایک کنارہ اوپر دوسرا نیچے تھا؛ وہ اسے خاموشی سے چند لمحے دیکھتا رہا۔

www.novelsclubb.com

زینب نے نظریں پھیر لیں اور مرحا کو کال کر کے آگاہ کیا۔

جب وہ کال سے فارغ ہوئی تو باسط بولا۔

''ارحم زرا اسے پکڑنا''۔ باسط نے بچہ ارحم کو تھماتے ہوئے کہا۔

پھر زینب کی طرف مڑا اور دونوں ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈال لیے۔

"واقعی میں مس یہ بچہ میرے پاس خیریت سے ہی تھا۔ اگر کوئی اسے اٹھا کر لے جاتا تو تب اس کی والدہ کیا کرتیں؟ کیا تب بھی وہ یہی کہتیں کہ وہ فون پر بات کر رہی تھیں؟ قصہ مختصر میں اس کی والدہ کو ایک چھوٹا سا سبق سیکھانا چاہتا تھا۔ میں نے جب دیکھا کہ اس کی والدہ کو اس کی بلکل بھی ہوش نہیں ہے تو مجھے برا لگا۔ بس پھر میں اسے اٹھا کر لے آیا اور ہم دونوں نے بہت مزہ کیا بہت سی تصویریں کھنچوائیں۔

پھر وہ زرا آگے کو جھکا اور بولا۔

"کیا میں نے غلط کیا؟ اب آپ بتائیں کس کو کس کا خیال کرنا چاہیے تھا؟"۔ وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے پوچھ رہا تھا۔

زینب نے نظریں چرائی تھیں۔ وہ جواب دینے سے قاصر تھی۔ وجہ یہ نہیں تھی کہ اس کے پاس جواب نہیں تھا... وجہ یہ تھی کہ باسط کے انداز سے اس میں سنسنی دوری تھی۔

باسط ابھی تک اسی طرح کھڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

ارحم دوسری طرف بچے کے ساتھ سیلفی لے رہا تھا۔ اسنے بھی تو اس کیوٹ لٹل موڈی کے ساتھ یادیں جورنی تھیں۔

زینب نے دائم اور احمد کو اسی طرف آتے دیکھا۔

باسط نے زینب کی نظروں کا پیچھا کیا اور آہستہ سے سیدھا کھڑا ہو گیا۔

"زینب تم یہاں ہو؟ باقی سب کدھر ہیں اور ہم کس چیز کا انتظار کر رہے ہیں؟"۔ دائم نے ایک ساتھ سارے سوال پوچھے۔

"وہ کچھ نہیں.... مادام اور وِرونِکا آ رہی ہیں۔ ایک چھوٹی سی پرابلم ہو گئی تھی اب سالو ہو گئی ہے"۔ اس نے باسط کو دیکھا پھر دائم کو۔

"کیسی پرابلم؟ ہمیں بھی بتاؤ"۔ احمد باسط اور زینب کو باری باری دیکھتے ہوئے بولا۔

"کچھ خاص نہیں بس یہاں چند لوگ استاد بننے کی کوششیں کر رہے تھے"۔ زینب نے طنز کیا تھا۔

باسط نے منہ کھولا اور ایک ابرو اٹھا کر زینب کو دیکھا پھر منہ بند کر لیا اور نفی میں سر جھٹکتے ہوئے ارحم اور اس بچے کو دیکھنے لگا۔

احمد اور دائم ایک دوسرے کو دیکھنے لگے اور محض کندھے اچکا دیے۔ زینب کی بات ان کے اوپر سے گزری تھی۔

www.novelsclubb.com

چند منٹوں میں مرحا اور وِرونِکا اس بچے کے والدین کے ساتھ پارک میں پہنچ گئیں۔

باسط ارحم سے بچہ لے چکا تھا اور اب اسے اس کے والد کو تھما رہا تھا۔

"مس مجھے امید ہے آئندہ آپ محتاط رہیں گی۔ آپ کو اگر کال کرنی تھی تو بچے کو اس کے والد کی نگرانی میں چھوڑ کر کرتیں۔ اگر کوئی بڑا نقصان ہو جاتا تو اس کی ذمہ دار صرف اور

صرف آپ خود ہوتیں۔آج کل کے حالات ایسے نہیں ہیں کہ بچوں کے معاملے میں ایسا غیر ذمہ دارانہ رویہ دیکھا یا جائے۔اپنا اور اپنی فیملی کا خیال رکھیں"۔زینب نے نصیحت کرتے ہوئے کہا۔

باسط کا چہرہ گہری مسکراہٹ میں ڈھل گیا۔

بچے کے والدین ان سب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اور آئیندہ احتیاط کریں گے کہہ کر وہاں سے روانہ ہو گئے۔

زینب نے سرسری سا باسط کو دیکھا۔باسط نے اسے دیکھ کر بنا آواز کے آہستہ سے تالی بجادی اور سر خم کیا؛جیسے وہ اس سے متاثر ہوا ہو۔

زینب نے منہ پھیر لیا۔اس کے چہرے پر سنجیدگی تھی۔

ارحم دائم اور احمد کو سارے واقع سے آگاہ کر رہا تھا۔وہ دونوں بس آہ بھرتے رہ گئے۔

دائم ایک ہاتھ جیب میں ڈالے مرحا کی جانب بڑھ دیا جو ہاتھ لہرا کر بچے کو خدا حافظ کہہ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اب بھی کوئی کام باقی ہے یاں چلیں؟"۔دائم اس کے پیچھے سے بولا۔

مرحا چونکی تھی۔

"نہیں نہیں...اب ہم جانے لگے ہیں"۔وہ پیچھے مڑتی ہوئی بولی۔

"یس لیڈی شور پلیز۔ چلیے چلتے ہیں"۔ دائم نے ایک بازو سے اس طرف اشارہ کیا جہاں ان کی گاڑی کھڑی تھی۔

مرِحا کچھ کہے بغیر گاڑی کی طرف بڑھ دی۔ باقی سب بھی اسے دیکھ کر گاڑی کی جانب بڑھ دیے۔

اب احمد گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ پر تھا۔ مرِحا اس کے ساتھ پیسنجر سیٹ پر تھی۔

اس سے پچھلی نشست پر دائم، ارحم اور باسط تھے۔ اور آخری نشست پر وِرونِکا اور زینب بیٹھے ہوئے تھے۔

دائم کو ایک نوٹفکیشن ملا

"Basit Kartal recently added to his story"۔

اس نے گردن موڑ کے ارحم کے ساتھ بیٹھے باسط کو دیکھا۔ وہ انسٹا گرام پر سٹوری اپلوڈ کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

دائم نے نوٹفکیشن کھولا۔

انسٹا گرام کا لوگو اس کے سامنے چمکنے لگا۔ پھر ہوم پیج کھلا۔ اس میں باسط کارتل کے نام کے گرد دائرہ چمک رہا تھا۔

دائم نے سٹوری کھولی۔

اس میں باسط کی وہ تمام تصویریں تھیں جسے ارحم نے خون پسینہ بہا کر، کبھی گھٹنے کے بل بیٹھ کر، کبھی بینچ پر کھڑے ہو کر، کبھی عجیب شکلیں بنا بنا کر بچے کو ہنسا کر،اور کبھی گھاس پر بیٹھ کر کھینچا تھا۔

دائم ارحم کے مختلف اینگل سے کھینچی گئیں باسط کی تصویریں دیکھ کر بے اختیار مسکرا رہا تھا۔

پھر باسط اور ارحم کی چند سیلفیاں تھیں۔کیوٹ لٹل موڈل ارحم کے کندھوں پر بیٹھا اس کے بال دونوں مٹھیوں سے کھینچ رہا تھا اور باسط وی شیپ میں انگلیاں کیے سیلفی لے رہا تھا۔

اس سے اگلی سٹوری میں لٹل موڈل کو ایک طرف سے باسط چوم رہا تھا اور دوسری طرف سے ارحم چوم رہا تھا اور باسط ایک بازو سے سیلفی لے رہا تھا۔

اس سے اگلی سٹوری میں باسط کے کندھوں پر لٹل موڈل بیٹھا ہوا تھا، باسط نے اس نے دونوں بازو دائیں اور بائیں جانب سے ہوا میں پکڑ رکھے تھے۔اس کے گرد وہ تمام بچے تھے جنہوں نے ارحم کے فوٹو شوٹ کے لیے ٹارچ لائیٹ سے روشنی پیدا کی تھی۔سب سے آگے ارحم تھا جو کورین ہارٹ شیپ میں دونوں انگلیاں کیے دل بنائے ہوئے تھا اور دوسرا بازو لمبا کیے سیلفی لے رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

پھر اس سے آگے ایک تصویر تھی۔ یہ باسط نہیں تھا نہ لٹل موڈل اور نہ ہی ارحم۔

دائم چونکا تھا۔ وہ باسط کو دیکھنے لگا جو سٹوری لگا کر فارغ ہو چکا تھا اور اب کھڑکی سے باہر دیکھ رہا تھا۔

اس سٹوری کی کیپشن پر دائم کی نظر ٹھہر گئی۔

وہ حیرانگی سے مسکرایا تھا۔ اس نے باسط کو میسج کیا۔

باسط نے جواب میں بند آنکھوں سے مسکراتا ہوا ایموجی بھیج دیا اور اس کے بعد ایک آنکھ مارتا ایموجی جس کے آگے کچھ لکھ کر؛ اس نے دائم کو بھیج دیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

باسط کے اندازے کے مطابق وہ لوگ رات دیر سے اسلام آباد پہنچے تھے۔

ان سب کی رہائشگاہ کا انتظام ایجنسی کی طرف سے کر دیا گیا تھا۔

مرحا احمد کو راستہ بتا رہی تھی..... اور اب وہ اپنی رہائشگاہ کے باہر پہنچ چکے تھے۔

www.novelsclubb.com

یہ باہر سے دیکھنے میں ایک عام سا گھر تھا۔ اس کے باہر دو چوکیدار کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔

"مادام کیا ہم کسی کے گھر رکیں گے؟" ارحم نے نا سمجھی کے عالم میں پوچھا۔

"نہیں ارحم یہ کسی کا گھر نہیں ہے۔ یہ ایجنسی کی ہی پراپرٹی ہے"۔

مرِحا کہہ کر گاڑی سے نکل گئی اور اب وہ ان چوکیداروں بات کرتی نظر آ رہی تھی۔

"ایجنسی کی پراپرٹی؟"۔ ارحم مرِحا کی بات سمجھ گیا پر اس کے ذہن میں ابھی بھی سوال باقی تھے۔

وہ باہر مرِحا کو دیکھنے لگا۔

"ایسے کئی عام سے دیکھائی دینے والے گھر ملک کے مختلف حصوں، شہروں اور لوکل ایریا وغیرہ میں موجود ہیں۔ جب ایجنسی کے لوگ دوسرے شہروں وغیرہ میں کیس کے سلسلے سے جاتے ہیں تو وہ جتنے دن کی ٹائم لمٹ پر سٹے کرتے ہیں؛ اس جیسے گھروں میں ہی رکتے ہیں۔ ہم بھی ابھی یہیں ٹھہریں گے۔ اور یہ جو چوکیدار تم دیکھ رہے ہو نہ، یہ بھی ایجنسی کے لوگ ہیں۔ یہ یہاں پہلے موجود نہیں تھے، یہ تب آئے جب مرِحا مادام کے جی پی ایس سگنل نے ایجنسی کے میپ ایپلیکیشن پر اسلام آباد کی لوکیشن شو کی۔ پھر مادام کو سپروائیزر کی طرف سے کوڈ ای میل ملی، جس میں کوئی بھی لفظ دیا گیا ہوتا ہے۔ ایسا ہی لفظ ان لوگوں کو یعنی یہ چوکیدار فی الحال، ان کو بھی دیا گیا ہے۔ اب مادام ان کے سامنے یہ لفظ بولیں گی اور ہم گھر کے اندر جائیں گے"۔ وِرونِکا نے ارحم کو ساری تفصیل سے آگاہ کیا۔

وہ ذہن پڑھنا جانتی تھی۔ اس نے ارحم کے تمام ذہنی سوالات پڑھے اور ان کا جواب بھی دے دیا۔

www.novelsclubb.com

ارحم وِرونِکا کی بات پر بہت حیران ہوا تھا۔

"بتانے کے لیے شکریہ مادام"۔اس نے اظہار تشکر کیا۔

مرِحا نے احمد کو اندر جانے کا اشارہ کیا۔

ایک چوکیدار مین گیٹ کھولتا دیکھائی دے رہا تھا۔

مرحا اور چوکیدار ایک دوسرے سے خداحافظ بولتے نظر آرہے تھے۔

گاڑی اب گھر کے اندر تھی۔

چوکیدار جا چکے تھے۔

احمد نے گاڑی گھر کے گیراج میں کھڑی کر دی۔

گاڑی کے دروازے کھلنے اور بند ہونے کی آوازیں.......

ڈکی کھلنے کی آواز.......

سامان نکالے جانے کی آواز......

www.novelsclubb.com

دائم سب کو ان کے بیگز پکڑا رہا تھا.....

چابی سے دروازے کے لاک کھلنے کی آواز.......

مرِحا دروازہ کھول رہی تھی۔

یہ ایک درمیانی سائز کا لکڑی کا دروازہ تھا جس پر ڈبے کے ابھرے ہوئے نقوش بنے ہوئے تھے۔دروازے سے پہلے تین سٹیپ سیڑھیاں تھیں۔سیڑھیوں کی دائیں اور بائیں جانب آرٹیفیشل ہرے پودے پڑے ہوئے تھے۔

دروازے کا ہینڈل نیچے ہو کر واپس اوپر ہونے کی آواز.......

سیڑھیاں چڑھنے کی آواز.......

مرِحا اندر داخل ہو چکی تھی اور باقی سب اپنا اپنا بیگ کندھے پر ڈالے اس کے پیچھے اندر داخل ہو رہے تھے۔

داخلی دروازہ پار کرتے ہی ایک چھوٹی سی راہداری آتی تھی۔راہداری عبور کرتے ہی گھر کا ٹی وی لانج آجاتا تھا۔

ٹی وی لانج کی چھت کے درمیان سے ایک کرسٹل کا بنا فانوس لٹک رہا تھا۔ایک بڑا سا ایل ای ڈی ٹی وی سامنے بنے لکڑی کی پھٹی کے ساتھ موجود تھا۔

www.novelsclubb.com

وہاں گہرے لال رنگ کے ایل شیپ صوفے جن کے سامنے ایک لکڑی اور شیشے کا چکور شیپ میں بنا ٹیبل تھا؛پڑے ہوئے تھے۔

ٹی وی لانج میں ایک طرف اوپن کچن موجود تھا۔کچن کاؤنٹر کے گرد تین سٹول پڑے ہوئے تھے۔

کچن کی دوسری طرف ایک شیشے کی بڑی سی دیوار تھی۔

شیشے کے اُس پار ایک گول میز پڑا ہوا تھا جس کے گرد چھ کرسیاں تھیں۔

ٹی وی لانج میں سٹنگ ایریا کے تھوڑا آگے جا کر تین کمرے تھے۔ایک درمیان میں اور دو دائیں اور بائیں جانب۔

مرِحا ان میں سے درمیان والے کمرے میں داخل ہوئی۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی بیڈ نظر آتا تھا۔بیڈ کے گرد سائیڈ ٹیبل تھے جن پر لیمپ پڑے ہوئے تھے۔بیڈ پر سفید شیٹ بچھی ہوئی تھی۔بیڈ سائیڈ ٹیبل کے ساتھ دو دروازے والی الماری تھی۔ایک طرف کھڑکی تھی جس پر پلین وائیٹ پردے کھلے ہوئے تھے۔کمرے میں اٹیچ باتھ روم بھی تھا۔یہ سادہ مگر رہنے کے لیے مناسب کمرہ تھا۔

سب لوگ علیحدہ کمروں میں چلے گئے۔

یوں کہ مرِحا، زینب اور وِرونِکا ایک کمرے میں۔

www.novelsclubb.com

باسط اور دائم اس کے ساتھ والے کمرے میں۔

اور احمد اور ارحم تیسرے کمرے میں چلے گئے۔

ان سب میں مزید کوئی بات نہیں ہوئی۔وہ سب تھکے ہوئے تھے اور اب آرام کر رہے تھے۔انہیں صبح بہت کام بھی کرنا تھا۔

رات خاموشی سے گزر گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اذان کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

وہ اذان کی آواز سے اٹھ گئی...

کمرے میں مدھم روشنی تھی۔ پردے سائیڈ ہولڈر سے بندھے ہوئے تھے۔

اس کے کمرے کے پردے اب بھی بند تھے...

وہ بستر چھوڑ کر جا چکا تھا۔

وہ آواز سن کر بھی اپنا بستر نہیں چھوڑ رہی تھی....

صبح فجر کے وقت چڑیوں کے چہچہانے کی آوازیں.....

اس نے چند لمحے کچھ سوچا اور پھر بستر چھوڑ دیا...

پانی کے نل کھلنے کی آواز۔ وہ وضو کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ وضو کر رہی تھی۔ نل سے پانی بہنا بند ہو گیا...

وہ شیشے میں اپنا عکس دیکھ سکتا تھا۔

وہ شیشے میں اپنا عکس دیکھ سکتی تھی...

وضو کے پانی سے بھیگا ہوا چہرہ جس سے پانی کے قطرے ٹپ ٹپ نیچے گر رہے تھے۔

صبح کا آغاز پر سکون خاموشی سے ہوا تھا۔

دائم نے ٹاول سے اپنا چہرہ خشک کیا۔ وہ اب وضو کر کے باتھ روم سے باہر آچکا تھا۔

مرِحا نے اپنا چہرہ خشک کیا... وہ باتھ روم سے باہر آچکی تھی۔ وِرونِکا اور زینب نے اس باری بھی وہ اب اور تھیں منتظر کی آنے باہر کے مرِحا شاید وہ پایا جاگتا کو تھیں رہی جا کرنے وضو باری۔ مرِحا مسکرادی۔ وہ اب الماری سے جائے نماز نکال رہی تھی۔

دائم نے خراٹوں کی آواز سن کر گہری سانس اندر کھینچی تھی۔

باسط گدھے گھوڑے بیچ کے سوتا دیکھائی دے رہا تھا۔ وہ آہستہ سے چلتا ہوا بیڈ کے قریب گیا۔

"باسط اٹھ جاؤ۔ نماز کا وقت ہو گیا ہے"۔ اس نے باسط کو ہلکا سا جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔

باسط ٹس سے مس نہیں ہوا۔ دائم نے ایک بار دو بار اور پھر کئی بار باسط کو جھنجھوڑتے ہوئے اٹھایا تھا۔ پر باسط کرڑوٹیں بدل بدل کر سو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

دائم نے پاس پڑے جگ سے گلاس میں پانی ڈالا۔

"باسططط اوہ باسططط اٹھ جاؤ نماز کو دیر ہو رہی ہے"۔ دائم نے پیار سے اس پر پانی انڈیلتے ہوئے کہا۔

باسط گربرا کے اٹھ گیا۔ آنکھوں کو میچتے ہوئے وہ دائم کو دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"کیاہوا تم مجھے اتنی رات کو کیوں اٹھا رہے ہو...اور یہ چھت لیک کر رہی ہے کیا؟"۔اس نے کھڑکی سے باہر نیم اندھیرا دیکھتے ہوئے اور پھر کمرے کی چھت دیکھتے ہوئے کہا۔

وہ نیند میں الفاظ توڑ توڑ کر ادا کر رہا تھا۔

دائم اسے بازو سے پکڑ کے بیڈ سے نیچے اترنے میں مدد کر رہا تھا۔

"او زندہ لاش ہوش میں آؤ۔ فجر کا وقت ہو گیا ہے نماز پڑھنے جانا ہے"۔دائم اب اس کی چپل اس کے آگے کر رہا تھا۔

"اچھاااا تنی جلدی صبح ہو بھی گئی...اس نے جمائی لی۔وہ اب بھی نیند میں تھا۔

"ہاں جی ہو گئی صبح اب جلدی جا کر وضو کرو میں انتظار کر رہا ہوں۔جماعت پندرہ منٹ میں کھڑی ہونی ہے"۔دائم اسے اٹھنے میں سہارا دے رہا تھا۔

باسط چپل پہن کر ایک ہاتھ سے جمائی روکتا دوسرے کو ہوا میں سٹریچ کرتا باتھ روم کی طرف بڑھ دیا۔

www.novelsclubb.com

دائم اب بیڈ کے کنارے پر بیٹھا اس کے آنے کا انتظار کرنے لگا۔

دائم اور باسط اب نماز پڑھنے قریبی مسجد جا رہے تھے۔

دروازہ کھلنے کی آواز....

باسط اور دائم کمرے سے باہر نکل رہے تھے۔

ایک اور بار دروازہ کھلنے کی آواز آئی...

وہ دونوں پیچھے مڑ کے دیکھنے لگے۔احمد اور ارحم ساتھ والے کمرے سے باہر آرہے تھے۔

وہ ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرا دیے۔اب وہ سب مسجد نماز کی ادائیگی کے لیے جا رہے تھے۔

ایسی یاریاں قسمت والوں کو ملتی ہیں جس میں دوست آخرت کی نجات کا باعث بنتے ہیں ۔جس میں دوست ایک دوسرے کو برائی سے روکتے ہیں اور نیکی کی طرف دھکیلتے ہیں۔ایسے یار جو تمہیں ہاتھ سے پکڑ کر جنت لے جانے کا باعث بنتے ہیں۔ایسی یاری جس سے اللہ راضی ہوتا ہو۔ایسی دوستی کے لیے پھر خوش قسمتی ایک بہت چھوٹا لفظ ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ چاروں نماز فجر ادا کرنے بعد گھر واپس جا رہے تھے۔ارحم اور باسط پیچھے تھے اور احمد اور دائم کچھ فاصلے پر آگے چل رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

رات نیم روشنی میں بدل رہی تھی۔ صبح ہو رہی تھی۔

چڑیاں چہچہا رہی تھیں۔موسم خوشگوار تھا۔ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔

بارش نہیں برس رہی تھی پر موسم ایسا ہی تھا جیسے ابھی مینہ برسے گا۔

''میں حیران ہوں ویسے آپ بھی نماز پڑھتے ہیں؟''۔ارحم نے اندازِ تعجب میں ساتھ چلتے باسط سے پوچھا۔

''کیوں جی؟ دنیا میں صرف تم مسلمان رہ گئے ہو؟'' باسط نے منہ بسور کے کہا۔

''نہیں دائم بھائی اور احمد بھی ہیں...ارحم نے ماصومیت سے کہا۔

باسط نہ چاہتے ہوئے بھی مسکرا دیا۔

''ہاں ٹھیک ہے میری پرسنیلیٹی سے لگتا نہیں ہے کہ میں نمازیں بھی پڑھتا ہوؤں گا پر ضروری نہیں ہے کہ جو شخص جیسا دیکھائی دے ویسا ہی ہو''۔

''میری امی بھی یہی کہتی ہیں کہ کسی کی لکس سے کسی کو جج نہیں کرنا چاہیے''۔ارحم نے باسط کی بات میں ہاں ملاتے ہوئے کہا۔

''ہاں ٹھیک کہتی ہیں...پر سنو میں تمہاری امی نہیں ہوں۔جیسی تمہاری سائیکی ہے تم مجھے اپنی امی نہ کہہ دینا بس''۔باسط نے سنجیدگی سے مزاق کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

''باسط بھائی اف اوہ میں ایسا لگتا ہوں آپ کو؟''۔ارحم نے تپ کے کہا تھا۔

باسط ہنسنے لگا۔

''ہاں بلکل ایسے ہی لگتے ہو....ارحم منہ بسورنے لگا۔

''ارحم کم آن مجھے مائینڈ نہ کرو...وہ ایک لمحا اسے بہلاتا۔

ایک منٹ یو گوٹ آ مائینڈ۔let me seeقریب آؤ زرا...اور دوسرے لمحے اسے روسٹ کرتا۔

باسط کو اسے ٹیز کرنے میں مزہ آ رہا تھا۔اس نے ایک بازو ارحم کے کندھوں گرد حائل کیا اور دوسرا ہاتھ اس کے سر پے رکھ کر اس کا دماغ چیک کرنے لگا۔

"اوہ ڈیم اس میں تو کچھ نہیں ہے... باسط اپنی بات پر خود ہی ہنسنے لگا۔

ارحم چڑ گیا لیکن وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔باسط سے کون بحث کرے اب۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

مرِحا کچن کاؤنٹر کے گرد سٹول پر بیٹھی ناشتہ کر رہی تھی۔ براؤن بریڈ کے ساتھ آملیٹ اور پینے کے لیے آڑو کا جوس۔

وِرونِکا اپنے لیے کیلے کا ملک شیک بنا رہی تھی۔

زینب کچن کاؤنٹر کے مترادف سمت گلاس والز کے اس پار گول میز پر چائے پی رہی تھی اور ساتھ دو ابلے ہوئے انڈے کھا رہی تھی۔

وہ تینوں اتفاقاً ناشتہ جلدی کرنے کے عادی تھے۔

چابیوں سے دروازہ کھلنے کی آواز...وہ چاروں نماز پڑھ کے اب گھر پہنچے تھے۔

مرحا، زینب اور ورونِکا سب نے ایک ساتھ انہیں اندر داخل ہوتے دیکھا تھا۔ مرحا باہر سے اندر آتی روشنی دیکھ سکتی تھی۔

یہ طلوع آفتاب کے بعد کا اجالا تھا۔

دائم کی نظر منہ میں آملیٹ چباتی مرحا پر ٹھہری، پھر ورونِکا پر اور پھر گردن دوسری جانب موڑ کر زینب پر۔

زینب ناشتہ کر چکی تھی۔

ورونِکا ملک شیک گلاس میں انڈیل رہی تھی۔

مرحا نی ان چاروں کو ہی دیکھ رہی تھی اور اب پھر سے ناشتہ کرنے لگی۔

وہ چاروں ان تینوں کو دیکھ کر حیران ہوئے تھے البتہ صرف چند لمحوں کے لیے۔

"دائم ڈونٹ ٹیل می کہ ہم اتنی صبح کام کریں گے"۔ باسط کی جان پر آ گئی تھی۔ اس نے تو ابھی سونا تھا۔

www.novelsclubb.com

"باسط بھولو مت ہم ٹرپ پر نہیں آئے"۔ دائم نے اس کے کندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا۔

ارحم کے دماغ میں عجیب سوال گھوم رہے تھے۔

احمد اب کچن کی جانب بڑھ دیا۔ دائم بھی باسط کے بازو میں بازو ڈالے اسے کچن میں لے جا رہا تھا۔

کچن کے دو حصے تھے۔ مین کچن.... کچن کے اندر ایک چھوٹا سا ڈرٹی کچن بھی موجود تھا۔ وہ اپنے ناشتے کا انتظام کرنے ڈرٹی کچن میں گئے تھے۔

مرِحا ناشتے کر کے فارغ ہو چکی تھی۔ وِرونِکا بھی ملک شیک ختم کر چکی تھی۔

انہوں نے مین کچن میں لگے سنک سے اپنے اپنے برتن دھوئے۔ زینب نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

"آپ سب لوگ اپنی اپنی فار میلیٹیز سے فارغ ہو کر سٹنگ ایریا میں آجائیے گا۔ ہم آٹھ تیس پر کام شروع کریں گے"۔ مرِحا کہہ کر کمرے کی جانب بڑھ دی۔

سب نے سوائے باسط کے جو منہ بسور رہا تھا؛ سر خم میں ہلا دیا۔

وِرونِکا ارحم کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی جس کے ذہن میں سوالوں کا بھونچار مچا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"وہ چوکیدار ہمیں صرف اینٹری دینے نہیں آئے تھے ارحم وہ ہماری رہائش گاہ میں ضروری انتظامات کرنے آئے تھے۔ یہ کھانا وغیرہ بھی وہی لائے تھے اور کمرے وغیرہ بھی وہی نیٹ کر کے گئے تھے۔ تم اتنا مت سوچو"۔ وِرونِکا نے ارحم کے سوالوں کا جواب مختصر مگر تفصیلاً دیا تھا۔

''اوہ اچھا.. شکریہ پھر سے''۔ وہ ایک ہاتھ اپنے سر پے پھیرتا وِرونِکا کا شکریہ ادا کر رہا تھا وہ سوچ رہا تھا کہ وِرونِکا اس کا ذہن کیسے پڑھ لیتی ہے۔ کہیں وہ زیادہ اونچا تو نہیں سوچتا۔

''میں کریٹکل تھنکر ہوں ارحم...ورونکا اس کا کندھا تھپکتی ہوئی سٹنگ ایریا کی طرف بڑھ دی۔

ارحم ایک بار پھر سے سہم گیا۔ وہ دنگ رہ گیا۔ اس نے سر جھٹکا اور حقیقت تسلیم کی۔

کمرے میں داخل ہو کر مرِحا الماری کی جانب بڑھ دی۔ الماری میں زینب، وِرونِکا اور اس کا اپنا بیگ بھی موجود تھا۔ اس نے اندر سے اپنا بیگ نکالا۔

(یہ گو بیگ تھے جو کسی جلد بازی کی صورت میں لیے جاتے اور فوراً سفر پر روانگی کے لیے تھے۔ یہ بیگ بہت پہلے سے تیار کر کے ایجنسی کے آفس میں رکھ دیے جاتے تھے۔ افسر نکلنے سے پہلے صرف ایک بار اپنی ضروریات کا جائزہ لیتے اور کمی پیشی پوری کر کے اسے اپنے ساتھ رکھ لیا کرتے)۔

www.novelsclubb.com

مرِحا تیار ہو کر باہر سٹنگ ایریا میں چلے گئی۔ زینب اور وِرونِکا پہلے ہی ریڈی ہو چکی تھیں۔

مرِحا نے سفید ٹی شرٹ اور ہلکے بادامی رنگ کا پلازو پہن رکھا تھا جس پر اس نے لیلن کا ہلکا بادامی رنگ کا اوور سائیز بلیزر پہن رکھا تھا جو گھٹنوں سے تھوڑا اوپر تک آتا تھا۔ وہ ٹی شرٹ پلازو کے اندر دیے ہو تھی۔ بلیزر پر گہرے بادامی رنگ کے بٹن قطار در قطار لگے ہوئے

تھے پر اس نے بٹن کھلے چھوڑے تھے۔ باندھ میں جوڑے کو بالوں نے اس تھا۔ رکھا وہ ہلکے سکن کلر کی شیڈ کے شوز پہنے ہوئے تھی۔

لباس ایسا تھا کہ جسم واضح نہیں کرتا تھا۔

دوسری طرف زینب تھی۔اس نے بالوں کو چوٹیا میں باندھ رکھا تھا۔اس نے ہلکے پیلے رنگ کی پورے بازوؤں والی ٹی شرٹ جس کے نیچے کالی رنگ کی لمبی سکرٹ جو اس کے ٹخنوں سے تھوڑا اوپر آتی تھی پہن رکھی تھی۔اس نے سفید رنگ کے سنیکر شوز پہن رکھے تھے۔

وِرونِکا نے گہرے جامنی رنگ کی لمبی فراک پہن رکھی تھی جو اس کے ٹخنوں سے اوپر تک آتی تھی اور ساتھ بلیک ٹائیٹس جو کہ فراک کے نیچے واضح نہیں ہو رہے تھے پہن رکھے تھے۔اس نے گلے میں پیلے رنگ کے فلاور پیٹرن سکارف تتلی کی شکل میں باندھ رکھا تھا۔اس نے اپنے بلانڈ کلر ہائیلائٹڈ بالوں کو ہائی پونی ٹیل میں کھلا باندھا ہوا تھا۔

دائم،ارحم،احمد اور باسط سٹنگ ایریا میں سوفے پر بیٹھے مرِحا کا انتظار کر رہے تھے۔

دائم نے چارکول گرے رنگ کی کریو نیک ٹی شرٹ اور ساتھ ڈل آف وائیٹ پینٹ پہن رکھی تھی۔وہ بال جیل سے ایک طرف کیے ہوئے تھا۔

www.novelsclubb.com

احمد نیوی بلیو رنگ کی بیگی ٹی شرٹ اور گہری کالی لانگ پینٹ میں ملبوس تھا۔ بال اب بھی کیچر سے پیچھے کیے ہوئے تھا۔ ایک کان کا کالا ٹاپس وہیں موجود تھا۔ وہ اپنی بادامی آنکھوں پر اب بھی گول چشمہ لگائے ہوئے تھا۔

ارحم نے گہرے لال رنگ کی پولو ٹی شرٹ اور ساتھ گہرے نیلے رنگ کی پینٹ پہن رکھی تھی۔ اس نے بال پیچھے پونی میں باندھ رکھے تھے۔ بلکل چھوٹی سی پونی میں۔

باسط سبز رنگ کی وی نیک ٹی شرٹ اور ساتھ سفید رنگ کی جینز پہنے ہوئے تھا۔ وہ بالوں کو رف سٹائیل میں چھوڑے ہوئے تھا۔ گلے کی چین وہیں موجود تھی۔

وہ چاروں ایک صوفے پر اور زینب اور وِرونکا دوسرے صوفے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ مرحا زینب کے ساتھ جا کر بیٹھ گئی۔

احمد تمام فائلز سامنے پڑے ٹیبل پر رکھ چکا تھا۔ وہ اب کیس سالو کرنے لگے تھے۔

"شروع سے شروع کرتے ہیں۔ انسپیکٹر دائم آپ ہمیں کرائم سین سے ملے ہر ثبوت کے بارے میں بتائیں۔ آپ کو وہ ثبوت کہاں اور کیسے ملے یہ سب تفصیل سے بتائیں۔ آپ نے کیس لو پروفائیل پر جانے سے پہلی کیا کچھ کیا جو بھی انکوائری کی اور آرڈر آنے سے پہلے آپ کیا کرنے سے رہ گئے سب تفصیلیں شامل کریں اور ایک ایک بات حرف بہ حرف بتائیں"۔ مرحا نے سنجیدگی سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا تو ٹھیک ہے...

جب مجھے کیس سالوو کرنے کا ای میل ملا تو مجھ سے کہا گیا کہ ملزم کے گھر والے جلد سے جلد قاتل کو سزا دلوانا چاہتے ہیں اس لیے ہم ہر ثبوت اچھے سے چھانیں کوئی بھی تاخیر نہیں ہونی چاہیے۔ میں اور میرے کچھ افسر فوراً کرائم سین پر پہنچے تھے۔ لاش ایک دن پرانی تھی۔ کسی نے صارم خان کو قتل کر کے لاہور میں ہی دفن کر دیا۔ اسے قاتل نے کسی انڈر کنسٹرکشن بلڈنگ کے آفس میں دفنایا تھا۔ ہمیں دوپہر دو بجے رپورٹ ملی تھی۔ وہاں کام کرنے والے چند مزدوروں نے اطلاع دی تھی۔ بقول ان کے وہ وہاں اس جگہ لنچ بریک کرتے تھے پر اس دن اس جگہ بہت سے کیڑے جمع ہو رہے تھے۔ انہیں سمجھ نہیں آیا کہ یہاں اتنی چیونٹیاں اور مکھیاں کیوں ہیں تو وہ سپرے کرنے لگے لیکن جب وہ سپرے کر رہے تھے تو انہوں نے زمین کی تہہ اوپر نیچے محسوس کی۔ وہاں موجود مٹی گیلی تھی اور مٹی کا رنگ بھی باقی ریت سے الگ تھا۔ ان میں سے ایک مزدور نے جھک کر مٹی اپنی مٹھی سے گزاری۔ وہ چپکی چپکی تھی اور اس کا ٹیکسچر بھی الگ تھا۔ انہیں لگا زمین سے کوئی پانی کا پائپ لیک ہو رہا ہے۔ انہوں نے جب زمین کھودی تو وہاں صارم خان کی لاش موجود تھی۔ مٹی اس کے سر سے بہنے والے خون کی وجہ سے گیلی اور گدلی تھی......وہاں سے ملنے والا پہلا ثبوت bullets9mm ہیں۔ یہ اشوٹ اور ، طاقت ، رفتار کا یبلٹی

www.novelsclubb.com

کرت پیش توازن کامل قریب قریب ی ہ یں۔صارم خان کے دماغ میں تین گولیاں چلائی گئیں تھیں۔9mm bullets اگر دور سے چلائی جاتیں تو اس کے دماغ میں ہی رہ جاتیں لیکن ایسا نہیں تھا۔گولیاں قریب سے چلائی گئی تھیں کیونکہ گولی اس کے بائیں جانب سے چلائی گئی اور پھر سر کی دوسری طرف سے نکلی''۔دائم بتا رہا تھا اور سب سنجیدگی سے سن رہے تھے۔

دائم رکا اور ارحم کو دیکھنے لگا۔

''فارنسیک رپورٹ کے مطابق اس کے جسم پر زور زبردستی کے کوئی نشان نہیں تھے ۔کوئی سرنج کے داخل ہونے کے بھی نشان نہیں تھے۔بیہوشی کی دوائی نہ کھلائی گئی تھی اور نہ سنگھائی گئی تھی کیونکہ اس کے جسم کے سی ٹی سکین میں دوائی کے کوئی سائیڈ ایفیکٹس واضح نہیں تھے۔اس کے علاوہ اگر اسے رومال سے دوائی سنگھائی جاتی تو رومال کے کوٹن تھریڈس یا لنٹ بالز کے چھوٹے دھاگے اس کے منہ پر ہی رہ جاتے لیکن اس کے بلیو لائیٹ سکین سے ایسا کوئی بھی مواد اس کے چہرے سے نہیں ملا۔مطلب یہ کہ وہ جس کے بھی ساتھ تھا اپنی مرضی سے تھا''۔ارحم بتا رہا تھا۔

''میرے خیال سے وہ وہاں اپنی مرضی سے تو تھا پر کسی کے ساتھ نہیں تھا۔مطلب کہ اسے in a beam of light میں تین گولیاں فائر کی گئیں تھیں۔یعنی اس سے

پہلے کہ وہ پروٹیسٹ کرتا وہ اپنی جان کھو چکا تھا"۔ باسط رائے دے رہا تھا۔ وہ سب سے زیادہ سنجیدہ لگتا تھا۔

وہ کچھ دیر پہلے والے باسط سے بلکل مختلف تھا۔

باسط کا ماضی ہی ایسا تھا کہ اس کے پاس ایسے معاملوں میں سنجیدگی اختیار کرنے کے علاوہ کوئی آپشن ہی نہ تھا۔

"ہاں بلکل ایسا ممکن ہے کیونکہ اگر تو اسے فوراً شوٹ کیا گیا تھا تو وہ واقعی ابھی شاک کے عالم میں تھا۔ انسانی ذہن اگر شاک ہو تو 0.5-0.8seconds لگتے ہیں اسے حالات و واقعات کا جائزہ لینے میں۔ اگر گولی فوراً چلنے کی بات کی جائے تو لگایا انداز جاسکتا ہے کہ ..... لیے کے نکلنے باہر سے بیرل ،ہوئے کرتے فرض کو ایکسلریشن مسلسل 3300 fps مزل ویلوسٹی درکار ہوتی ہے...یعنی سیکنڈ 0.0011 لگتے ہیں بیرل سے گولی نکلنے میں۔ اس دوران تو ابھی صارم خان کا دماغ flabbergasting state میں ہی ہوگا۔ اور اس طرح وہ چاہ کر بھی پروٹیسٹ نہیں کرسکا۔ It all happened in a blink of eye."۔ وِرونِکا نے پوسیبلیٹیز سے آگاہ کیا۔

"اوکے پھر اگلا ہنٹ.... وہ اس کی گاڑی تھی۔ گاڑی میں پانی کی بوتل اس کا والٹ، ورسٹ واچ اور ڈیڈ بیٹری موبائل فون کے علاوہ کچھ نہ تھا۔ یہ سامان اس بات کو ظاہر کرنے کے

لیے کافی ہیں کہ کسی چوری ڈکیتی کے چکر میں اس کا قتل نہیں ہوا۔گاڑی کی بیک سیٹ پر خون کے ہلکے سے نشان تھے۔گاڑی میں اینٹی بیکٹیریل سپرے کر کے اندر موجود نشان مٹانے کی کوشش کی گئی تھی۔خون کے نشان ٹاکی سے ساف کر دیے گئے تھے پر سیٹ پر مسلسل خون رہنے کی وجہ سے ہلکے سے نشان رہ گئے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ لاش کو کافی دیر گاڑی میں رکھا گیا تھا۔خون پکے نشان چھوڑنے میں 45-60minute لیتا ہے۔یعنی اسے قتل کے فوراً بعد نہیں دفنایا گیا۔اس سے ثابت ہوا کہ لاش ویل ڈیسائیڈ ایریا میں پلانٹ کی گئی تھی۔" دائم نے دوبارہ بات جاری کی۔

"ایسا ممکن ہے کہ وہاں موجود بلٹس بھی خود پلانٹ کی گئی ہوں اور ایسا بھی ممکن ہے کہ بلٹس اس کے سر سے باہر...دفنانے سے قبل گری ہوں۔آپ کو بلٹس کہاں ملی تھیں؟" وِرونِکا پوچھ رہی تھی۔

"ڈیڈ بوڈی کے سر تلے....دائم نے بتایا۔

"یعنی وہ خود پلانٹ کی گئی تھیں۔کیونکہ بلٹس اس کے سر کی دائیں یا بائیں جانب کان پٹی کے قریب گرنی چاہیے تھیں۔پر ایسا نہیں تھا وہ تو اس کے سر کے نیچے گری تھیں"۔وِرونِکا نے سوچتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"آف اوہ کیوں... پھر سے... ہم ابھی ثبوت کے قریب بھی نہیں پہنچتے اور ثبوت ہی اتھینٹک نہیں ہوتا"۔ احمد ان کی باتوں سے رو دینے کو تھا۔

"احمد تمہارے احتجاج سے کیس سالوؤ نہیں ہو جانا۔ مائینڈ ریلیکس رکھ کر رپورٹ کا جائزہ لو"۔ زینب نے اسے ٹوکا۔

"تیسری اور آخری بات یہ کہ وہاں گاڑی کے آنے جانے کا کوئی سی سی ٹی وی ریکورڈ موجود نہیں تھا۔ گاڑی کنسٹرکشن بلڈ نگ سے کچھ فاصلے پر پارکنگ ایریا میں کھڑی کی گئی تھی۔ وہاں ارد گرد کی دکانوں میں درجنوں سی سی ٹی وی تھے۔ پر مجال ہے کسی ایک میں بھی گاڑی کے آنے کا ٹریس ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس دن دو مرتبہ بجلی کاٹی گئی تھی۔ بجلی جانے کے بعد لوکل سی سی ٹی وی کام نہیں کرتے"۔ دائم نے بات جاری کی۔

"مجھے لگتا ہے بجلی کاٹی نہیں گئی تھی۔ اس علاقے کی مخصوص حصے کی بجلی بند کی گئی تھی۔ اگر بجلی گورمنٹ سپلائی کی طرف سے بند ہوتی تو ایٹ لیسٹ 5_10minute کے لیے جاتی۔ پر ایسا نہیں تھا بجلی صرف چند لمحوں کے لیے گئی تھی۔ چند لمحے کسی گاڑی کو سی سی ٹی وی سے بچا کر لانے اور پارک کر کے خود واپس چلے جانے کے لیے کافی ہوتے ہیں....... یہ کام کسی بھی پروفیشنل ہیکر کے لیے بہت آسان ہے۔ ہیکر malicious Microsoft Office email attachments استعمال کر کے پوؤر

www.novelsclubb.com

سپلائی آسانی سے بند کر سکتے ہیں یا ہیکر بجلی کے آٹو میٹک سپلائی کے حفاظتی نظام کو ہیک کر کے اسے شٹ آف کر کے کئی کئی گھنٹے بجلی لے جا سکتے ہیں''۔ احمد نے اب سنجیدگی سے کہا۔

''ہاں احمد ٹھیک بات کہہ رہا ہے۔ ایسا ایک کیس میں بھی جانتا ہوں۔ 23 december ,2015 میں یوکرین کی دس ہزار سے زائد بلڈنگس کا پاور سپلائی ہیکرز کے گروہ نے بند کر دیا تھا۔ چھ گھنٹے تک ان کی بجلی نہ معلوم وجہ کے باعث بند رہی تھی''۔ باسط نے بتایا۔

سب حیران ہوئے تھے کہ بجلی کا سپلائی بھی ہیک کیا جا سکتا ہے۔ یہ سب کے لیے تھوڑا فیسینیٹنگ تھا۔

مرِحا نے سب کی بات سنی اور اب وہ کچھ سوچ رہی تھی۔

چند منٹ گزرے اور پھر وہ بولی۔

www.novelsclubb.com

''آپ سب نے اپنی رائے دی۔ ہم نے دیکھا کہ ہم کسی بھی ثبوط کے اتھینٹک ہونے کی گارنٹی نہیں دے سکتے۔ ہم نہیں جانتے کہ کیس کس طرف رخ پھیرے گا۔ تو اب ہم

سب سے پہلے اپنے سوالوں کا جواب ڈھونڈیں گے۔اس کیس کے تین اہم سوال ہم نے حل کرنے ہیں۔ایک ہم کر چکے ہیں اور دو باقی ہیں۔ سوال یہ ہیں کہ

قتل کیسے ہوا؟

قتل کیوں ہوا؟

قتل کس نے کیا؟

پہلا سوال کا جواب ہم جان گئے۔اب پہلے سوال کے دوران ملنے والے ہنٹس سے ہم باقی دو سوال حل کریں گے۔پاس رکھیں ثبوت جیسے بھی ہیں، کافی سے کئی زیادہ ہیں۔اب ہم وہاں سے کنٹنیو کرتے ہیں جہاں سے ہم نے کیس چھوڑا تھا۔سب سے پہلے ہم جانیں گے کہ ملزم لاہور کیوں گیا تھا۔وہ کسی کے ساتھ تھا یا اکیلا۔یہ سب اس کی فیملی بہتر جانتی ہے۔پھر ہم یہ جاننے کی کوشش کریں گے کہ کیس کس نے واپس لیا اور کیوں لیا۔اس کے بعد ہم کنکلویزن ڈرا کریں گے۔

www.novelsclubb.com

ارحم اور دائم آپ دونوں ملزم کے گھر والوں سے ملیں گے۔ان سے ہر ضروری معلومات لیں گے۔وہاں کے ملازمین وغیرہ سے بھی پوچھ تاچ کریں گے۔ارحم تم چہرے پڑھو گے۔تم نے ہر ایک کے تاثر کا غور سے جائزہ لینا ہے۔

باسط اور زینب آپ دونوں اس علاقے کے تمام سی سی ٹی وی کیمرہ فوٹیج چیک کریں گے۔ یہ کام ٹائم ٹیکنگ اور توجہ کا متلاشی ہے۔اس لیے غور و فکر سے اسے چیک کیجیے گا۔آپ نے دو دن پہلے اور دو دن بعد کے سی سی ٹی وی فوٹیج دیکھنے ہیں۔ آپ نے دیکھنا ہے کہ کون سی گاڑی کنسٹرکشن ایریا میں بجلی جانے سے بلکل پہلے گئی اور پھر بجلی واپس آنے کے فوراً بعد منظر عام پر آئی۔ آپ نے دیکھنا ہے کہ کون کون سے مزدور وہاں تھے۔ اگر کوئی زائد بندہ نظر آئے تو آپ نے اس کا ریکورڈ احمد کو دے دینا ہے۔ کوئی بھی ایسی گاڑی جو وہاں گئی ہو مگر واپس نہ آئی ہو۔ یا وہاں گئی بھی نہ ہو پر واپس آئی ہو تو آپ نے اس کی نمبر پلیٹ احمد کو دے دینی ہے۔

احمد اور وِرونِکا آپ دونوں ملزم پر بیک گراؤنڈ چیک کریں گے،اس کے بچپن سے لے کر قتل کے وقت تک کے ہر بندے سے اس کے تعلقات کا جائزہ لو گے۔اس کے علاوہ جو بھی رپورٹ آپ کو زینب اور باسط دیں گے آپ نے ہر گاڑی ٹریس کرنی ہے اور ہر شخص پر بیک گراؤنڈ چیک کرنا ہے"۔

مرِحا کی بات مکمل ہوئی۔اس نے سب کو ہدایات جاری کر دی تھیں۔اب اس نے کیا کرنا ہے وہ جانتی تھی۔

سب نے ہاں میں سر ہلا دیا۔ان سب کا کام مشکل تھا، محنت والا تھا پر ناممکن نہیں۔

www.novelsclubb.com

گھڑی پر اب گیارہ بج رہے تھے۔وہ صبح سے کام کر رہے تھے۔

"ابھی ہم ایک گھنٹے کی لنچ بریک لیں گے اور پھر اپنے اپنے ٹاسک پر لگ جائیں گے۔مرِحا آپ اس دوران ہماری سپلائی ارینج کر دیں"۔دائم کہہ رہا تھا۔

(یہاں سپلائی سے مراد وہ تمام ڈیوائسسس،آلات،گاڑیاں،ڈاٹا اور پرمیشن لیٹر،وارنٹ وغیرہ تھے جو انہیں اپنے ٹاسک پر فورم کرنے کے لیے چاہیے تھے)۔

"او کے شور۔میں ابھی آتی ہوں"۔مرِحا کہتی ہوئی باہر گیراج کی طرف بڑھ دی۔

وہ سیڑھیاں اتر رہی تھی۔اترتے ہوئے اس نے ہیڈ آفس کال ملائی اور میجر سے تمام وسائل کی فراہمی کی درخواست کی۔

وہ واپس جانے کے لیے اندر مڑی ہی تھی کہ....

فون کال بجنے کی گھنٹی کی آواز.....

وہ رک گئی۔اسے کال آرہی تھی...

www.novelsclubb.com

موبائیل پر Fiori spinosi نام سے انٹرنیشنل نمبر پر کسی کی کال آرہی تھی...

مرِحا نے کال اٹھالی..اسے اکثر ایسی کال آیا کرتی تھیں۔یہ ورک فون تھا ایجنسی کے کاموں کو کرنے کے لیے...یہ نمبر بھی ورک نمبر تھا اس پر لوگ مرِحا کو رپورٹ درج کروانے کے لیے رابطہ کرتے تھے....

مرِحا نے فون اٹھایا۔

"Hello۔ This is agent Mirha speaking۔ We are....." وہ ابھی بول رہی تھی کہ دوسری طرف سے آواز آئی۔

"کیسی ہو مرِحا.....بھاری مردانہ آواز۔ لیکن فیک وائس..جو بھی تھا آواز بدل کر بات کر رہا تھا۔

مرِحا نے اس کی آواز سنی۔ وہ سہم گئی...وہ یہ لہجا پہچانتی تھی...وہ کیسے نہ پہچانتی۔ مرِحا میں خوف کی لہر دوڑی...

"آواز سے تو ٹھیک لگ رہی ہو۔ ٹھیک ہونا بھی چاہیے۔ میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں...." وہ بول رہا تھا کسی مکینی انداز میں....

مرِحا خوف زدہ تھی۔ اس دنیا میں اگر اسے کسی چیز کا خوف تھا تو وہ اس شخص کا تھا۔

جیسے جیسے وہ بول رہا تھا۔ مرِحا یادوں کے دلدل میں پھنس رہی تھی۔

"تم مجھے ڈھونڈ رہی ہو نا۔ ہاں بلکل ڈھونڈ رہی ہو۔ تلاش کرنا بھی چاہیے۔ آخر میں مقروض ہوں تمہارا....اس نے تیکھے لہجے میں ایک چھوٹا سا قہقہہ لگایا۔

www.novelsclubb.com

مرِحا ماضی کے دلدل میں دھنستی گئی۔اس کے بھائی کی لاش،خط کے الفاظ،کالے دستانوں والی ویڈیو...وہ سب دردناک یادیں فلیش بیک کی طرح اس کے ذہن میں چل رہی تھیں۔آنکھوں میں آنسوؤں کا غبال اٹھ آیا۔

"میں تمہارے انتظار میں ہوں مرِحا۔میں نے پہلی بار کسی کو موقع دیا اور وہ پہلی اور آخری بار موقع حاصل کرنے والی تم ہو۔مجھے مایوس نہ کرنا....."

مرِحا ساکن تھی بلکل ساکن۔

"میری تم پر اور تمہارے ارد گرد کے لوگوں پر نظر ہے مرِحا۔یہ کال تمہاری یاددہانی کے لیے تھی۔I am glad you didn't forget me۔چلو اب میں چلتا ہوں۔تمہارا fiori spinosi اپنے اختتام کا منتظر ہے"۔یہ اس بھاری آواز کے آخری الفاظ تھے اور کال کٹ گئی۔

مرِحا اب کانپ رہی تھی۔آنسو گالوں سے ہوتے ہوئے ٹھوڑی تک بہہ رہے تھے۔

وہ وہیں سیڑھیوں پر بیٹھ گئی۔وہ آواز سن کر ششد تھی،خوف زدہ تھی اور اب غصے میں تھی۔

اس نے کال ہسٹری چیک کی۔وہاں کوئی نمبر موجود نہ تھا۔وہ جانتی تھی...ایسا ہی ہوتا تھا ہمیشہ کی طرح آج بھی ہسٹری خود بخود مٹ گئی۔

www.novelsclubb.com

”میں نہیں جانتی تم کون ہو...

وہ روتے ہوئے غصے کے تائثر میں بند سکرین دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

”مگر میرا وعدہ ہے میں تمہیں ڈھونڈ لوں گی۔ میں تمہیں ڈھونڈوں گی پھر چاہے تم زمین کی تہوں میں کیوں نہ چھپ جاؤ۔ جس دن تم مجھے ملو گے میں تم پر یہ دنیا تنگ کر دوں گی۔ میں یقینی بناؤں گی کہ تمہیں تمہاری قبر کے لیے دو گز زمین بھی نہ ملے“۔

آنسو ٹپ ٹپ بہہ رہے تھے۔

وہ غم اور غصے کی ملی جلی کیفیت میں تھی۔

اس نے آنسو پونچھے۔ وہ سنبھل چکی تھی۔

اس نے دوبارہ سکرین کی طرف دیکھا۔

”میں بھی تم سے ملنے کی منتظر ہوں۔Fiori spinosi(کانٹے دار پھول)۔

وہ ایک عزم سے کہتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

※ ※ ※ ※ ※ ※

باقی آئندہ ماہ انشاءاللہ